عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۵ تا ۱۱ صفر المظفر ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۳ تا ۱۹ جون ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۳

نبوّت
دل پر اُترتی ہے
یا دماغ پر؟

ماہ صفر المظفر
تاریخی شرعی سیاسی حیثیت

جامع مسجد بہاولپور کا ایک منظر

خلافت، مقصد تخلیقِ آدم علیہ السلام

قادیانی ملک و ملّت کے غدّار

ایسا بھی ہوتا ہے؟

قافلہ اہل حق کے مسافر منزل کو پہنچ گئے

قیمت: ۵ روپے

(عارف بونیری' کراچی)

س : مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے جو اہلحدیث کی ہے' اس نئی مسجد کے قیام کے بعد سے اکثر علاقے میں بحث مباحثے شروع ہوگئے ہیں اور بسا اوقات لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جاتی ہے' اہلحدیث حضرات رفع یدین کرتے ہیں اور ثبوت کے طور پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم شریف کے ابواب صلوۃ پیش کرتے ہیں جن میں تواتر اور واضح طور طریقہ رفع یدین ہی موجود ہے' ہم نے کہا کہ ہمارا طریقہ حنفی بھی درست ہے' انہوں نے ثبوت مانگا ہم نے اپنے مولوی صاحب سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا تاہم بعد میں منع کردیا۔ ہم نے بخاری و مسلم سے ثبوت مانگا تو وہ ثبوت نہ دے سکے۔ آپ سے درخواست ہے کہ ثبوت تحریر فرمائیں نیز رفع یدین کے ختم کرنے کا ثبوت کس حدیث میں ہے؟

ج : اہل حدیث حضرات اپنے طریقہ پر نماز پڑھیں اور حنفی حضرات اپنے طریقہ پر رفع یدین کے مسئلہ پر الجھنا غلط ہے' میری کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" میں ان مسائل پر بحث کی گئی ہے اس کا مطالعہ فرمالیا جائے۔

اہل حدیث حضرات سے عرض کیا جائے کہ ایسی حدیث دکھاؤ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رفع یدین کیا ہو' یا کم سے کم ایسی حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نماز رفع یدین کے ساتھ ذکر کی گئی ہو۔ والسلام

(صغیر احمد' دولت پور)

س : کیا مسجد میں مووی بنوائی جاسکتی ہے' ایک عالم دین اپنی مووی اور پورے مجمع کی مووی کو جائز تصور کرتے ہیں اور بطور دلیل یہ کہتے ہیں کہ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کی بھی فلم بنائی جاتی ہے' کیا مسجد کے اندر مووی فلم بنوانا حرام ہے؟ ایسے امام جو اسے جائز تصور کرے' کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ج : مووی بنانا خاص طور پر مسجد میں' جائز نہیں حرام ہے' اس شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں وہ گناہگار ہے۔ واللہ اعلم

(ہمشیرہ تنویر الحسین' کراچی)

س : میرے شوہر نے میرے ساتھ بہت برا رویہ اختیار کیا تھا' مجھے میرے بہنوئی کے حوالے سے غلط تعلقات کا الزام دیا' اب وہ کہتا ہے کہ میں طلاق نہیں دوں گا بلکہ لٹکائے رکھوں گا اب اگر میں چاہوں تو خود عدالت کے ذریعہ خلع لے لوں' میں آج کل اپنے میکے میں ہوں' آنجناب سے مشورہ درکار ہے؟

ج : کورٹ کے ذریعہ خلع لے لو' اور اس سلسلے میں وکیل سے مشورہ کرلو' یہ آدمی صحیح نہیں معلوم ہوتا' اس سے جس طرح ہوسکے جان چھڑاؤ۔ واللہ اعلم

(آدم خان' کراچی)

س : ایک شخص اپنے بھائی کے لئے ایک لڑکی کا رشتہ مانگا اور دھمکی دی کہ اگر رشتہ نہ دیا گیا تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے' لڑکی والوں نے مجبوراً" رشتہ دے دیا لڑکا جو بیمار تھا ایک بیٹے کی پیدائش کے بعد فوت ہوگیا۔ اب لڑکی کی ساری زندگی جس کرب سے گزرے گی کیا اس کی سزا اس آدمی کو ملے گی' جس نے دھمکی دے کر رشتہ کرایا تھا؟

ج : اس طرح کی دھمکی دینا گناہ کبیرہ ہے' اس کی سزا اس کو دنیا میں مل سکتی ہے۔ آخرت میں تو ملے گا ہی۔

س : ہمارا ایک رشتہ دار ایسی دکان میں ملازم ہے جس میں چائے میں چنے کا چھلکا ملا کر بیچا جاتا ہے' اس شخص کی کمائی کیسی ہے؟ نیز اگر وہ ہدیہ دے تو اس کا لینا کیسا ہے؟

ج : اس کی کمائی حرام ہے' اس کا ہدیہ لینا بھی جائز نہیں ہے۔ واللہ اعلم

(مسز عبدالرؤف صدیقی' کراچی)

س : میں نے شادی میں کامیابی یا ناکامی معلوم کرنے کا طریقہ سیکھا ہے جو اعداد سے نکالا جاتا ہے' اس کی کیا شرعی حیثیت ہے کیونکہ غیب کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے؟

ج : غیب کا علم' جیسا کہ آپ نے لکھا ہے' اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں' اس لئے علم الاعداد کی رو سے جو شادی کی کامیابی یا ناکامی معلوم کی جاتی ہے یا نومولود کے نام تجویز کئے جاتے ہیں یہ محض انکل پچو چیز ہے' اس پر یقین کرنا گناہ ہے' اس لئے اس کو قطعاً" استعمال نہ کیا جائے۔ واللہ اعلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ | شمارہ ۳ | ۵ تا ۱۱ صفر المظفر ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۱ تا ۱۷ جون ۱۹۹۷ء | قیمت: ۵ روپے

اس شمارے میں

- قافلہ اہل حق کے مسافر منزل کو پہنچ گئے ۳
- اسباب تحریف دین (مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۹
- نبوت دل پر اترتی ہے یا دماغ پر؟ (مفکر اسلام خالد محمود) ۱۳
- ماہ صفر تاریخی، شرعی، سیاسی حیثیت (محمد عمر فاروق شیخ) ۱۴
- فطرت سے بغاوت...... فحاشی و عریانی کا سیلاب (مولانا محمد اشرف) ۱۸
- خلافت...... مقصد تخلیق آدم (مولانا غلام یاسین) ۲۰
- ایسا بھی ہوتا ہے...... (جناب محمد طاہر رزاق) ۲۳
- قادیانی ملک و ملت کے غدار (مولانا قاضی محمد اسرائیل) ۲۵

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

تائیل و ترتیب

- ارشد دوست محمد، فیصل عرفان

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE 0171 737-8199

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۶۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر رسالہ ڈھیلانے کی تجدید کرالیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائے گا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک بنوری ٹاؤن، اکاؤنٹ نمبر ۴۸۶ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمٰن باوا
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس

طابع: سید شاہد حسن
مقام اشاعت: ۱۰۳ بنوری ٹاؤن کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قافلہ اہل حق کے مسافر منزل کو پہنچ گئے

ماہ مئی ۱۹۹۷ء کو اہل حق کے لئے اس اعتبار سے غم کا مہینہ قرار دیا جاسکتا ہے کہ اس ماہ میں مسلک حقہ کے کئی مقتدر اور مشہور و محقق علماء کرام اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف اس طرح تشریف لے گئے کہ خود تو کامیاب و کامران ہو کر اپنی منزل حقیقی پر پہنچ کر واصل بحق ہوئے اور اپنے آقا اور اپنے اسلاف پر پہنچ کر اطمینان و سکون اور عافیت کی زندگی میں پہنچ گئے لیکن اپنے متوسلین اور مسلمانوں کو غم میں چھوڑ گئے کہ وہ ان کی دعاؤں اور علمی خزانے سے اب مستفید اور بہرہ ور نہ ہو سکیں گے۔

خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر جب محاصرین نے گھیرا تنگ کردیا اور پانی تک بند کردیا' تو محبوب رب العالمین حبیب کبریا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے پوچھا کیا ارادہ ہے' دنیا میں تمہاری امداد کی جائے یا ہمارے پاس آکر افطاری کرنا چاہتے ہو۔ خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی یاد نے بے قرار کیا ہوا ہے۔ آپ کے حکم کے مطابق خلافت کی قمیض کو اتارا نہیں ورنہ میرے لئے آپ کی امانت ان تمام چیزوں سے افضل ہے۔ آپ نے فرمایا ہم تمہارا یہاں استقبال کریں گے اور پھر آپ اس دن رات سے قبل شہید ہوگئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ افطاری فرمائی موذن اول عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم موحد اعظم حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ وفات کے وقت بہت خوشی کا اظہار فرما رہے تھے۔ ساتھیوں نے دریافت کیا۔ کیا بات ہے' موت کی تکلیف تو بہت خطرناک ہوتی ہے اس وقت اس خوشی کا کیا مطلب فرمایا' آج خوشی کیوں نہ ہو' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر یہ دنیا بے کیف تھی آج جب رخصت ہوں گے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زیارت ہوگی اس سے زیادہ خوشی کی اور کیا بات ہوگی۔ اسی قسم کی روایتیں اکابر اسلاف سے ملتی ہیں کہ موت کے وقت ان پر ایک خاص خوشی کی کیفیت طاری ہوتی تھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا شوق ان پر غالب ہوتا۔ انہی کے بارے میں قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"بے شک اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔"

ہمارے یہ اکابر حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری' حضرت مولانا منظور احمد نعمانی' حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی' قاری محمد عبداللہ ساہیوال والے' حافظ محمد مدینہ منورہ والے' رحمہم اللہ اپنے اسلاف کی زندہ تصویریں تھے جو کامیاب و کامران زندگی گزار کر راہ حق کی طرف خوشی اور فرحت کے ساتھ رواں دواں ہوگئے اور ہمارے لئے اپنے علمی صدقات اور تذکرہ خیر چھوڑ گئے ہیں کہ جس کے سہارے اپنی زندگیوں کو سنوارنے کی کوشش کریں گے اور ان کے نقش قدم پر چل کر قیامت کے دن ان علماء حق کے جھنڈے تلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل کریں گے۔

مولانا منظور احمد نعمانی رحمتہ اللہ علیہ

اس ماہ مئی میں ہم سے جدا ہونے والی پہلی اہم شخصیت اکابر اسلاف کی نشانی محقق و مؤلف 'علماء حق کے ترجمان علماء قدوۃ الاتقیاء والصلحاء حضرت مولانا منظور احمد نعمانی کی ہے 'ماہ ذی الحجہ کو حج کے موقع پر اطلاع ملی کہ حضرت مولانا منظور احمد نعمانی پر بیماری کا شدید حملہ ہوا ہے اور ان کو اسپتال میں آئی سی یو میں داخل کروا دیا گیا۔ چند دن بعد اطلاع ملی کہ حضرت رحمتہ اللہ کا وقت موعود آپہنچا اور حضرت مولانا نعمانی اپنے اسلاف کے پاس پہنچ گئے۔ ان کی وفات کی اطلاع ملتے ہی اہل حق انتہائی غمزدہ ہو گئے اور پوری دنیا میں تعزیتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی موجودہ دور میں اکابر علماء کرام حضرت مولانا محمود الحسن رحمتہ اللہ علیہ 'حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ 'حضرت مولانا محمد الیاس رحمتہ اللہ علیہ 'شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمتہ اللہ علیہ 'حضرت مولانا محمد یوسف صاحب حضرت جی قافلہ اہل حق کے مجاہد سپاہی تھے دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم سہارنپور کے فیض یافتہ تھے تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے تدریس اور تحقیق' تالیف کے میدان کو اپنایا۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اور مولانا منظور احمد نعمانی تالیف کے میدان میں ایک دوسرے کے رفیق رہے 'اس دوران آپ پر اسلام اور اہل حق کی حقانیت کے لئے مناظروں کا جذبہ پیدا ہوا اور ہندوستان میں آپ ایک عظیم مناظر کی حیثیت سے متعارف ہوئے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد آپ نے محسوس کیا کہ مناظروں کے ذریعے اصلاح کا پہلو زیادہ موثر نہیں اس لئے ان سے آپ کی طبیعت اچاٹ ہو گئی اور آپ نے اپنی تمام تر توجہ تالیفات اور امت کی اصلاح کی طرف لگا دی۔ اس دوران آپ حضرت مولانا محمد الیاس رحمتہ اللہ کے تبلیغی مشن کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت کی معیت میں اس سلسلے میں بہت زیادہ کام کیا۔ حضرت مولانا محمد الیاس رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات جمع فرمائے۔ حضرت مولانا محمد الیاس رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے وقت جن علماء کرام کو آپ کا قرب حاصل ہوا۔ اس میں مولانا منظور احمد نعمانی بھی شامل تھے اور حضرت مولانا محمد یوسف رحمتہ اللہ علیہ کی جانشینی میں آپ کا مشورہ شامل تھا۔

بعد ازاں آپ حضرت مولانا یوسف صاحب حضرت جی کی معیت میں تبلیغی کام سے متعلق رہے اور آپ کی وفات تک یہ سلسلہ آپ کا جاری تھا۔ دراصل مولانا منظور احمد نعمانی کے ذہن میں نوجوان نسل کی اصلاح کے لئے بہت زیادہ احساس تھا۔ اس بناء پر آپ نے تبلیغی کام کے ساتھ دنیا کی ہر اسلامی تحریک کا مطالعہ کیا اور جس تحریک کو مناسب سمجھا اس کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اس احساس اور آپ کی عالمگیر فکر کی وجہ سے رابطہ عالم اسلام میں آپ ابتداء سے شامل رہے اور رابطہ عالم اسلامی کے ذریعے پوری دنیا میں آپ نے تبلیغ دین کی اشاعت کی۔ اسی طرح دنیا کی بے شمار اسلامی تحریکات کے آپ تاسیسی رکن ہیں۔ مولانا مودودی صاحب نے جب جماعت اسلامی کی تحریک کا آغاز کیا تو آپ اور مولانا ابوالحسن علی ندوی نے ان کے ساتھ تعاون کے بارے میں سوچا لیکن جب محسوس ہوا کہ ان کے نظریات علماء سلف سے نہیں ملتے بلکہ علماء سلف کے متعلق ان کا ذہن بھی صاف نہیں بلکہ گندہ ہے تو نہ صرف ان سے علیحدہ ہوئے بلکہ برات کا بھی اعلان کیا اور ان کی خامیوں کی نشاندہی کرتے رہے۔

۶۵ سال قبل آپ نے تحریری فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے "الفرقان" رسالہ کا اجراء کیا اس رسالے نے حضرت مولانا منظور احمد نعمانی کے "نگاہ اولین" اور بہترین مضامین کی وجہ سے ابتداء ہی سے علماء کرام میں ایک خاص مقام حاصل کیا۔ ہندوستان جیسے ظلمت کدہ کفر میں اس رسالے نے ہمیشہ حق کی آواز بلند کی۔ ہر اسلامی موضوع پر بہترین تحقیق شائع کی۔ بقول مولانا عبدالرشید ارشد (صاحب بیس مردان حق) اس رسالے نے اپنے ۶۵ سالہ دور میں کبھی کوئی ایسی تحریر شائع نہیں کی جس کو ادب کی زبان میں ہلکی تحریر سے تعبیر کیا جاسکے۔ اپنے ۶۵ سالہ دور نے اس رسالے نے کئی نمبرات شائع کئے جو ایک علمی ذخیرہ ہیں۔ خاص طور پر ایرانی انقلاب کے بعد "خمینی سے متعلق فتویٰ" نے پوری دنیا کے سامنے ایرانی انقلاب کی تصویر واضح کر دی اور امت مسلمہ کو ایک عظیم نقصان سے محفوظ فرمایا۔

تالیف کے میدان میں رب کائنات نے آپ کو خصوصی قبولیت کا درجہ عطا فرمایا۔ عام فہم زبان میں علمی مسائل کو امت کے سامنے اس طرح پیش

کیا کہ بڑے بڑے شبہات دور ہوگئے۔ "اسلام کیا ہے؟" آپ کی وہ عظیم تالیف ہے جس نے اتنی مقبولیت حاصل کی کہ دنیا کی اکثر زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے۔ اس کتاب کو خالی الذہن سے پڑھنے والا شخص اسلام کی حقانیت کی تصدیق کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کے دور میں اس کتاب نے پوری دنیا کے سامنے اسلام کی اصل تصویر پیش کی۔ معارف الحدیث کے عنوان سے آپ کا حدیث سے متعلق سلسلے نے جو اب تک کئی شکل میں کئی جلدوں پر مشتمل ہے علماء کرام کے حلقے میں ایسی مقبولیت حاصل کی کہ کوئی عالم دین اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ انگریزی اور ہندی زبان میں اس کے تراجم نے یورپ اور امریکہ کے مسلمانوں کی بہت زیادہ رہنمائی کی ہے اس کے علاوہ دین و شریعت' قرآن آپ سے کیا کہتا ہے' تذکرہ مجدد الف ثانی' ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاس' "تصوف کیا ہے؟' نماز کی حقیقت' نماز اور خطبہ کی زبان' آپ حج کیسے کریں؟' آسان حج' منتخب تقریریں' میری طالب علمی' آپ کون ہیں اور آپ کی منزل کیا ہے' قرب الٰہی کے دو راستے' قرآن و حدیث کی سو دعائیں' انسانیت زندہ ہے' شاہ اسماعیل شہید اور معاندین اہل بدعت' فیصلہ کن مناظرہ' کلمہ طیبہ کی حقیقت' برکات رمضان' تاریخ میلاد' عقیدہ علم غیب' مولانا مودودی کے ساتھ میری رفاقت کی سرگزشت' تبلیغی جماعت' جماعت اسلامی اور بریلوی حضرات' مسئلہ حیات النبیؐ کی حقیقت' ایرانی انقلاب' امام خمینی اور شیعت آپ کی وہ قابل قدر تصانیف ہیں جس کی ضرورت ہر اہل علم محسوس کرتا ہے۔

اپنے استاذ محترم محدث العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے قادیانیت کے خلاف جہاد کا جذبہ آپ کو علمی وراثت کے طور پر ملا تھا۔ اس لئے اس موضوع پر بھی آپ نے بہت ہی اچھے انداز میں اپنے استاذ محترم کے مشن پر قلم اٹھایا اور قادیانی کیوں مسلمان نہیں' قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ' کفر اور اسلام کے حدود اور قادیانیت' آپ کی وہ کتابیں ہیں جس کی وجہ سے قادیانیت کا راستہ روکنے اور مسلمانوں کو اس فتنہ سے آگاہ کرنا بہت آسان ہوگیا۔ تصوف کے میدان میں آپ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتہ تھے۔ صبر و شکر کے آپ مثالی پیکر تھے۔ بقول آپ کے صاحبزادے مولانا عتیق الرحمان سنبھلی مرض وفات کے موقع پر:

> "جو بندہ ساری زندگی زبان قال اور زبان حال سے اللہ تعالیٰ کا شکر سکھاتا رہا (یاد رہے کہ شکر کے سلسلے میں ان کا ایک خاص حال رہا ہے) وہ اب زبان قال بند ہوجانے پر صرف زبان حال سے صبر و شکر سکھا رہا ہے۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ وہ آنکھ کھولتے ہیں پاس میں بیٹھے ہوئے اور یاس میں ڈوبے ہوئے کسی شخص کو دیکھتے ہیں اور ایک انگلی اٹھا کر کچھ اشارہ کرتے ہیں۔ شاید وہ اس حال میں بھی اسی وحدہ لاشریک کی طرف متوجہ کرتے ہیں جس کی طرف بزرگان خدا کی توجہ مبذول کرنے ہی میں اس کی ساری زندگی گزری۔" (الفرقان مئی ۱۹۹۷ء)

زندگی کے منازل کو کامیابی سے گزار کر حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ اس عالم میں اہل حق سے رخصت ہوئے کہ اہل حق ان کی ضرورت بہت زیادہ محسوس کر رہے تھے۔ اکابر علماء کرام کی پے در پے روانگی قیامت کی طرف روانگی کا ایک عمل ہے کہ علم اٹھایا جانا حدیث مبارکہ کے مطابق علماء کرام کے اٹھائے جانے سے تعبیر ہے۔ آج اہل حق کے یہاں ہر شخص افسردہ ہے اور غم زدہ ہے کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں اور دعاؤں سے محروم ہوگیا۔ حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب' نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' قافلہ حضرت انور شاہ کشمیری قافلہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' مجاہدین مولانا محمد علی جالندھری' لشکر قاضی احسان احمد شجاع آبادی' رضاکاران حضرت بنوری رحمہم اللہ جانثاران مفتی احمد الرحمان رحمۃ اللہ علیہ' سب کے ساتھ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات پر اشکبار ہیں اور پسماندگان کے اس غم کو اپنا غم تصور کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے مشن اور صدقات جاریہ کو تاقیامت جاری و ساری رکھے۔

مولانا محمد عمر پالن پوری رحمتہ اللہ علیہ

تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس رحمتہ اللہ علیہ کو جب روضہ مبارک پر نبی آخر الزمان ﷺ کے ذریعے یہ بشارت ملی کہ تم سے دنیا میں دین کا کوئی اہم کام لیا جائے گا' تو آپ کی دن رات کی نیند اور چین حرام ہو گیا۔ ہر وقت اس کام کی فکر لگی رہتی۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ نے عرض کیا۔ آپ فکر مند کیوں ہوتے ہیں' نبی آخر الزمان ﷺ نے فرمایا کہ کام لیں گے 'کام کرو تو نہیں فرمایا' جب وقت ہو گا' کام لے لیا جائے گا۔ چھ ماہ مسلسل استخاروں اور رجوع الی اللہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے تبلیغی کام ذہن اور دل میں ڈالا اور بستی نظام الدین سے حضرت مولانا الیاس رحمتہ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو تبلیغ اور دعوت کے ذریعے حضور اکرم ﷺ کی سیرت کے مطابق مسلمان بنانے کا عمل شروع کیا اور کلمہ' نماز' روزہ' زکوۃ' حج اور مسنون اعمال کی تلقین شروع کی۔ ایک ایک عالم دین کو متوجہ کیا اور اپنے کام کے لئے نوجوان طلباء کی ایک جماعت تیار کی۔ ان علماء کرام میں حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری" کو ایک خاص امتیازی حیثیت حاصل تھی' مولانا عمر پالن پوری کی تعلیم اور تربیت کی نگرانی مولانا محمد الیاس رحمتہ اللہ علیہ نے خود فرمائی۔ اپنی نگرانی میں بستی نظام الدین میں تدریس کا سلسلہ شروع کرایا اور اس کے ساتھ ہی تبلیغی سفر میں اپنے ہمراہ لے جانا شروع کیا۔ حضرت کی تربیت کی برکت سے حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری" کی زندگی میں تبلیغ رچ بس گئی تھی اور ان کے تربیت یافتہ طلباء نے بھی تبلیغ کو اپنی زندگی کا مشن بنا لیا تھا۔ بستی نظام الدین کا مدرسہ ایک طرف طلباء کے لئے علم دین کے حصول کا ذریعہ تھا تو دوسری طرف یہ طلباء دن رات تبلیغی جماعتوں کی خدمت میں مصروف تھے۔ تمام جماعتوں کا کھانا پکانا' روٹی بنانا۔ بزرگوں کی خدمت کرنا ان طلباء کا دن رات کا عمل تھا اسی کے ساتھ ساتھ تعلیم کے میدان میں بھی ان طلباء کی مظلومیت دیکھ کر اکابر اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری رحمتہ اللہ علیہ ان تمام کاموں کے سرخیل تھے۔ تبلیغ اور علم دین کی اشاعت کو ساتھ لے کر چلنے میں وہ اپنی مثال آپ تھے۔ ایک طرف ان کو مدرسہ بستی نظام الدین کے استاد حدیث کا درجہ حاصل تھا تو دوسری طرف وہ تبلیغی جماعت کی حیثیت سے دنیا میں متعارف تھے دنیا میں جہاں بھی اجتماع ہوتا تھا حضرت مولانا پالن پوری صاحب کی تقریر اس اجتماع کی جان ہوتی تھی۔ اس خوبصورت انداز میں تبلیغی کام کی اہمیت بیان فرماتے کہ اکثر حضرات آپ کی تقریر سن کر تبلیغ کے کام کی طرف مائل ہو جاتے۔ ہزاروں علماء کرام آپ کی وجہ تبلیغ کے کام میں مستقل طور پر جڑے ہوئے تھے اور ہزاروں علماء کرام اور لاکھوں تبلیغ میں جڑنے والے حضرات حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری" کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری" کے درجات بلند فرمائے' امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب' نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمان جالندھری اور تمام اراکین ختم نبوت حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری" کی وفات پر غمزدہ ہیں اور پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

مولانا قاضی زاہد الحسینی

ماہ مئی کی ۱۴ تاریخ ۱۹۹۷ء کو جدا ہونے والی تیسری بڑی شخصیت شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کے عظیم شاگرد اور آپ کے سوانح نگار حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی کی ہے جن کو رحمتہ اللہ لکھتے اپنی بدقسمتی کا احساس ہوتا ہے۔ آپ کی پوری زندگی بھی اپنے اسلاف کی طرح دین سے عبارت تھی۔ یکم فروری کو شمس آباد ضلع اٹک کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہونے والے اس بچے نے جس طرح اہل حق کی دنیا میں نام کمایا اور جس نے اپنے اسلاف کے مشن کو سنبھال کر دنیا میں پہنچایا اس نے ان کو "اولیاء اللہ" کے خصوصی زمرے میں شامل کر دیا۔ اس شخصیت میں کوئی ایسا حسن تھا کہ حضرت مولانا محمد اسعد مدنی' حضرت مولانا ارشد مدنی پاکستان تشریف لائیں تو یہ ممکن نہیں کہ ان سے ملے بغیر چلے جائیں۔ مسلک حقہ پر جس طرح قاضی صاحب نے پختگی قائم کر رکھی تھی اس کی وجہ سے وہ اہل حق میں ایک خاص اور ممتاز مقام رکھتے تھے۔ شیخ العرب والعجم حضرت

مولانا حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ سے دورہ حدیث سے خصوصی تربیت حاصل کرنے کے بعد اٹک تشریف لے آئے اور آپ نے اپنے آپ کو دین کی اشاعت کے لئے مختص کردیا۔ تدریس کے ساتھ آپ کالج میں پروفیسر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیتے رہے اور بے شمار طلباء کو عربی کی تعلیم کے ساتھ دین کی طرف بھی متوجہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ درس قرآن اور درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا۔ کئی مرتبہ مکمل قرآن کریم کا درس آپ نے مکمل فرمایا۔ اس کے علاوہ علاقے میں مساجد قائم کرنے کا سلسلہ شروع فرمایا اور سینکڑوں مساجد آپ نے تعمیر فرمائیں۔ تدریس اور درس قرآن کے ساتھ آپ نے تالیف کا سلسلہ شروع کیا اور آپ فقہ' تفسیر' حدیث' تصوف' سوانح اور دیگر کئی موضوعات پر آپ کی علمی اور تحقیقی تصانیف نے علماء کرام سے خراج تحسین حاصل کیا۔ آخری عمر میں آپ نے شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کی سوانح "چراغ محمد" کے نام سے تالیف فرمائی جو اپنی مثال آپ ہے اس خدمت پر علماء کرام نے آپ کو زیادہ سراہا۔ آپ حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے تھے۔ اور حضرت لاہوری رحمتہ اللہ کی طرح آپ نے علاقے میں ذکر اور درس قرآن کی محفلوں کا اجراء کیا۔ کئی مرتبہ آپ کو حج اور عمرے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت رحمتہ اللہ کی رحلت صرف ضلع اٹک کے لئے ہی نہیں بلکہ حضرت شیخ مولانا حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ' حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ' کے متوسلین اہل حق علماء کرام کے لئے بہت عظیم سانحہ ہے۔ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری' اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے لاکھوں رضاکار حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی کی رحلت پر دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات عالیہ بلند فرمائے اور ان کے متوسلین کو آپ کے مشن پر تاقیامت چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قاری محمد عبداللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

استاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد رحیم صاحب پانی پتی کے سب سے بڑے فرزند حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب گزشتہ دنوں اپنے اہل خانہ کے ہمراہ ایک حادثے میں شہادت کے درجے پر فائز ہوگئے۔ حضرت قاری عبداللہ صاحب' قاری رحیم بخش کے فیض یافتہ اور قرآن مجید کی خدمت میں آپ کے صحیح جانشین تھے۔ دادا صاحب کی زندگی میں حفظ قرآن کی تعلیم کا سلسلہ شروع کردیا تھا۔ ساہیوال میں ایک مدرسہ قائم کیا جس سے ہزاروں طالب علم حافظ قرآن بن کر پوری دنیا میں قاری صاحب کے صدقہ جاریہ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ جب تک آپ جاگتے رہتے قرآن مجید کی تلاوت آپ کی زبان پر جاری رہتی۔ حضرت مرشدی حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم سے بیعت کا تعلق تھا اور عشق کی حد تک محبت تھی۔ کئی مرتبہ عمرے کے سفر میں حضرت والا سے آپ کی محبت و عقیدت کا احساس ہوا ہے۔ رمضان المبارک میں حضرت اقدس میں تین دن میں قرآن مجید سنانے کے لئے کراچی تشریف لائے' کئی مرتبہ حرمین شریفین بھی حضرت اقدس کو قرآن مجید سنانے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت اقدس نے آپ کو خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت قاری صاحب کی خدمات عالیہ کو قبول فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور آپ کے ایک ہی فرزند جو زخمی ہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا اللہ وسایا (نکی کدو) کی صحت یابی کے لئے دعا

مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے مبلغ مولانا اللہ وسایا صاحب جماعت قدیم ترین رفیق ہیں گزشتہ کچھ عرصہ سے فالج کے حملہ کی وجہ سے علیل ہیں اور اسپتال میں داخل ہیں۔ جانثاران ختم نبوت اور تمام علماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ مولانا اللہ وسایا صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

آخری قسط

اسباب تحریف دین

حضرت شاہ ولی اللہ کی نظر میں

(ب) حکام کی غلط خواہشات کی موافقت اور ان کی رضا جوئی اور اغراض فاسدہ کے موافق دین کو ڈھالنے کی فکر کرنا۔

(ج) معاشرہ میں منکرات کا پھیل جانا اور اہل علم اور اصحاب اقتدار کا ان کے انسداد کے لئے کوئی موثر قدم نہ اٹھانا' بدقسمتی سے اس تحریفی سرچشمہ کے تمام مبادی ہمارے یہاں جمع ہو گئے ہیں اور ان کو فراہم کر لیا گیا ہے۔

(ا) ۔چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت شدہ صحیح احادیث' جن کو ہر طرح سے جانچ پرکھ کر صحاح میں جمع کر دیا گیا ہے اور ہر حدیث کو پوری تنقید اور جرح و تعدیل کے ساتھ اپنی ذمہ داری کا فوق العادت ثبوت دیتے ہوئے محدثین نے انہیں قبول کیا ہے۔ کو نہ صرف عملاً ترک کر دیا گیا بلکہ نظریاتی حیثیت سے بھی ان کی قیمت صفر کر دی گئی ہے "قرون اولیٰ کے تشکیلی دور کے بعد کا اسلام" جیسے مقالات کے ذریعہ بتلایا جاتا ہے کہ یہ احادیث "قرون وسطیٰ کی پیداوار ہیں آئمہ دین نے اپنے رجحانات اور احساسات کو حدیث کی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا بیشتر احادیث کی نسبت آپ کی طرف نہ صرف مشکوک ہے بلکہ قطعی غلط ہے۔ ستم ظریفی کی حد ہے کہ شریعت اسلامیہ کے مصدر دوم حدیث نبوی کے متعلق ٹھیک وہی جاہلی نظریہ نئی تیکنک کے ساتھ دہرا دیا گیا' جو مشرکین مکہ اس کے مصدر اول قرآن مجید کے متعلق پیش کیا کرتے تھے انہوں نے قرآن کو اساطیر الاولین "پہلے لوگوں کی کہاوتیں" کہا تھا اور جاہلیت جدیدہ کے پیدا کردہ متجددین حدیث کے متعلق کہتے ہیں اور بار بار کہتے ہیں کہ :

"ہم نے بار بار یہ بات دہرائی' بلکہ اتنی بار کہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ہمارے بعض قاری ہم سے اکتا گئے ہوں گے کہ اگرچہ احادیث کی بنیاد سنت نبوی پر ہے لیکن فی الواقع وہ مظہر ہیں' سلف صالحین کی اس سنت کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھلی تھی' درحقیقت بیشتر احادیث مجموعہ ہیں۔ ان کہاوتوں جیسے مقولوں کا جن کی تراش خراش خود قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے ہاتھوں انجام پائے مگر انہیں رسالت مآبؐ کی طرف نسبت کر دیا گیا' یہ نسبت سراسر بے بنیاد تھی اگرچہ ان مقولوں میں کہاوتوں کا اسلوب پایا جانا خود اس بات کی شہادت ہے کہ یہ نسبت تاریخی صحت سے محروم ہے"۔

(فکرو نظر جلد ۱ شمارہ ۷ صفحہ ۱۷)

آج کھلے بندوں قرآن کی ابدیت کے عنوان سے شریعت محمدیہ کو مسخ کر دینے کی اپیلیں کہاتی ہیں' بتلایا جاتا ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دینی عبادات' معاملات' خصومات اور اختلافات کا کوئی مرتب نظام نہیں چھوڑا' قرآن نے صرف چند "اخلاقی اصول" کے بیان پر قناعت کی ہے اور وہ بھی زمان و مکان کی بندشوں میں محبوس ہیں قرآن و حدیث کے نصوص کے متعلق باور کرایا جاتا ہے کہ نہ ان کو بعینہ نافذ کیا جاسکتا ہے' نہ اس ترقی یافتہ دور میں ان پر عمل ممکن ہے۔ قرآن و حدیث کے نصوص کو ان کی حالت اصلیہ پر باقی رکھنے پر رجعت پسندی' قدامت پرستی کا طعنہ دے کر ان نصوص کا تمسخر اڑا دیا جاتا ہے صاحب ملت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے بالمقابل "سنت جاریہ" کی اصطلاحیں وضع کرتے ہوئے دینی تحریف کا دروازہ بڑی جرأت سے کھولا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ متواترہ کو محض ظن و تخمین اور وہم و تخیل کے چٹکلوں سے جھٹلایا جاتا ہے مثلاً تصاویر کی حرمت کا انکار محض اس دلیل سے کیا جاتا ہے کہ حدیث نبوی المصورون اشد عذابا یوم القیمۃ کا مفہوم ان کے فہم نارسا میں نہیں آتا' گویا ایک فرد یا گروہ کا عدم فہم ۔۔جس کا دوسرا نام جہالت ہے ۔۔۔احادیث نبویہ کے غلط' جعلی اور جھوٹی ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے الغرض موجودہ دور کے نومولود متجددین' بلفظ صحیح محرفین کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث' خواہ وہ کتنی ہی صحیح کیوں نہ ہوں۔۔۔۔۔۔ قطعی مشکوک اور ناقابل اعتماد ہیں۔ اس لئے ان کے مصنوعی پیمانوں کے بغیر ان کی روایت یا ان پر عمل کا سوال ہی بے سود ہے' ان کے رسائل اور مصنفات میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم روایت اور عمل کی غرض سے نقل نہیں کی جاتیں' بلکہ ان کی تکذیب' متضاد بیانی اور مختلف پہلوؤں سے ان کی بے اعتمادی کے وصف کو نمایاں

کرنے کے مقصد سے ان کو نقل کیا جاتا ہے' تاکہ ملت کو حدیث نبوی سے برگشتہ کیا جا سکے' البتہ جو روایات ان کی ہواوہوس' اغراض و خواہشات اور مزعومہ مقاصد کے لئے کسی درجہ میں مفید ہوں' خواہ وہ واہی تباہی ضعیف اور شاذ نوعیت ہی کی کیوں نہ ہوں ان کے لئے قابل تسلیم ہوتی ہیں۔ گویا تہاون کا دوسرا سبب جو شاہ صاحب" نے بیان فرمایا :

اغراض فاسدہ کا اتباع

یعنی اغراض فاسدہ کی تسکین ہے۔ روایات بھی صرف اسی کا آلہ کار ہونی چاہئیں اور اغراض فاسدہ کا اصل الاصول حضرت شاہ صاحب کے مقولہ بالا اقتباس میں حکام وقت کے اشارہ کی تعمیل ذکر کیا گیا ہے' یہ سبب بھی "گروہ نومولود" میں پوری طرح نمایاں ہے۔ اگر عائلی قوانین کو عین تقاضائے کتاب و سنت ثابت کرنے کی ضرورت ہو تو تمام تحریفی ادارے حرکت میں آجائیں گے یتیم پوتے کی میراث سے لیکر تین طلاقوں کے رجعی ہونے تک کے لئے روایات کا دفتر کھنگال دیا جائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ائمہ اربعہ کا توڑ کرنے کے لئے شیخ ابن تیمیہ" اور مولانا سندھی" کے ناموں کا ورد شروع ہو جائے گا' اگر حکومت کی منشاء نظر آئے کہ بنکاری نظام کو اسلامی معاشیات کے سانچے میں ڈھالنا وقت کا اہم تقاضا ہے تو خود اس نظام میں تبدیلی کی تجویز اور اس کی ممکنہ تدابیر پیش کرنے کی بجائے سود کی حلت ثابت کرنا شروع ہو جائے گی' اور تابعین کے اقوال کا بلا فہم و تدبر سہارا لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ' صریحہ' متواترہ اور متفق علیہا کو غلط ثابت کر دیا جائے گا (ملاحظہ ہو مقالہ "ربو" مشمولہ فکر و نظر (جلد ا شمارہ ۵)۔

اگر حکام کے خیال میں خاندانی منصوبہ بندی قطع نسل یا تحدید نسل ضروری نظر آئے تو جائز و ناجائز کے حدود کی پروا اور عواقب و خطرات پر نظر کئے بغیر کتابوں پر کتابیں اور مقالوں پر مقالے تصنیف ہونے شروع ہو جائیں گے اگر لوگوں میں سرکاری محاصل کی ادائیگی میں سستی نظر آنے لگے تو "جامع ٹیکس" کی اہمیت یاد دلانے کے پیش نظر "ٹیکس" کو اسلام کے نظام زکوٰۃ" میں جگہ دینے کے لئے ہر گرا پڑا مواد فراہم کرنا شروع کر دیا جائے گا' اور اس کے لئے معاشیاتی پیچیدگی' معاشرتی ضروریات اور ملکی ترقیات کے وظیفوں کے علاوہ "دوگونہ وفاداریوں" کے عفریت سے بھی ڈرایا جانے لگے گا' الغرض تہاون کے یہ دونوں مبادی ترک روایت اور اغراض ہمارے ان درو مندان ملت کے لئے سرمایہ حیات اور مبلغ علم ہیں۔

(ج) منکرات کا پھیلاؤ اور ان پر نکیر نہ ہونا

رہی شاہ صاحب" کی بیان فرمودہ تہاون کی تیسری علت یعنی منکرات کی اشاعت اور علماء کی خاموشی' وہ ہمارے ماحول میں الم انگیز صورت اختیار کئے ہوئے ہے اعلیٰ سطح سے نیچے کی سطح تک ملت کا کون سا طبقہ منکرات' بدعات' معاصی اور حق تعالیٰ کی نافرمانی میں غرق نہیں الا ماشاء اللہ- ہر طبقہ میں خدا کے نیک دل بندے بھی ابھی موجود ہیں۔ ان مستثنیات کو چھوڑ کر حاکم' محکوم' راعی' رعایا' امیر' غریب' مالک' مزدور' کسان' زمیندار' شہری' دیہاتی تک ہر طبقہ میں ظلم و تعدی' رشوت ستانی' منافع خوری' بے رحمی اور مردم آزاری کا دور دورہ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام امور جن کو زندہ کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔ وہ دن بدن ہماری غفلت کی وجہ سے مٹتے جا رہے ہیں' اور وہ تمام امور جن کو مٹانے کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے۔ بڑی تیزی سے امت ان کو اپنائے چلی جا رہی ہے۔ متجددین کا یہ نومولود فرقہ نہ صرف یہ کہ ان کے خلاف کوئی آواز اٹھانے سے معذور ہے بلکہ بہت سے امور منکرہ خود ان کے دم قدم سے زندہ ہیں۔ اور علماء ربانیین کا وہ طبقہ جن کو علمی رسوخ' دینی فہم' اسلامی بصیرت اور ایمانی ذوق نصیب ہے' ان کی آواز رسوم و بدعات کے غل غپاڑے اور دجل و تلبیس کے نقار خانے میں طوطی کی آواز بن کر رہ جاتی ہے' ان پر رجعت پسند' قدامت پرست' رفتار زمانہ سے غافل' دنیا سے اندھے' اسلامی روح سے ناآشنا' جمود اور تعطل کے زخم خوردہ وغیرہ آوازے اتنی قوت' اتنی شدت اور تکرار سے کسے جاتے ہیں کہ ان کی تمام اصلاحی سرگرمیاں غیر موثر ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اس صورت میں ان کی یہی خدمت یقیناً بڑی خدمت ہے کہ وہ اس تحریفی طوفان اور تلبیسی سیلاب میں اسلامی ورثہ کی حفاظت میں منہمک رہیں' اور تاحد امکان تقریراً' تحریراً زبان و قلم سے امر بالمعروف نہی عن المنکر اور احیاء سنت کا فریضہ بجا لاتے ہیں' بلاشک خدا کے یہ مخلص بندے اس سے غافل نہیں ' فجزاھم اللہ احسن الجزاء ورزقنا اتباعھم۔

تحریف کا ایک اور سبب

”اجماع“

شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں :

” اور اسباب تحریف میں سے اجماع کی پیروی ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ حاملین دین کا ایک فرقہ جس کی نسبت عام لوگوں کا یہ گمان ہو کہ ان کی رائے اکثر یا ہمیشہ صحیح ہوتی ہے' کسی امر پر اتفاق کر لیں اور اس اتفاق سے یہ خیال کیا جائے کہ ثبوت حکم کے لئے یہ قطعی دلیل ہے اور یہ اجماع ایسے امر میں ہے جس کی قرآن و حدیث میں کوئی اصل نہیں۔“

فائدہ .... یہ اجماع اس اجماع کے علاوہ ہے جس پر امت کا اتفاق ہے کیونکہ سب کے سب علماء ایسے اجماع پر متفق ہیں جس کی سند قرآن و حدیث میں ہو یا ان دونوں میں سے کسی نہ کسی سے مستنبط ہو' اور علماء نے ایسے اجماع کو جائز قرار نہیں دیا۔ جس کی سند قرآن و حدیث میں کوئی نہ ہو چنانچہ اس قول الٰہی میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ ”اور جب کفار سے کہا جاتا ہے کہ ان چیزوں پر ایمان لے آؤ جو خدا تعالیٰ نے نازل کی ہیں تو وہ یہی جواب دیتے ہیں کہ ہم تو ان ہی باتوں کی پیروی کریں گے جن پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا (اردو ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۲۹۳ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی) یہ اقتباس اجماع سے متعلق چند اہم مسائل پر روشنی ڈالتا ہے۔

(ا) اول یہ کہ اجماع کی دو قسمیں ہیں (الف) کسی گروہ جماعت' ملک یا کسی خاص طبقہ کا اپنے مخصوص حالات کی آڑ لے کر کسی ایسے امر پر اتفاق کر لینا جس کی قرآن و حدیث میں کوئی اصل نہ ہو۔ یہ اجماع نہ صرف غیر صحیح ہے بلکہ تحریف دین اور دینی مسائل کے بدلنے کی ایک شکل ہے۔

نفع کی امید

☆ اللہ تعالیٰ سے اس قدر نفع کی امید رہے کہ دنیا میں کسی سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا مربی ہے۔

بڑا بادشاہ

☆ سب کا نگراں سب کا پیدا کرنے والا اور سب کو پالنے والا اللہ ہے کتنا ہی بڑا بادشاہ ہو اس قدر نفع نہیں پہنچا سکتا۔

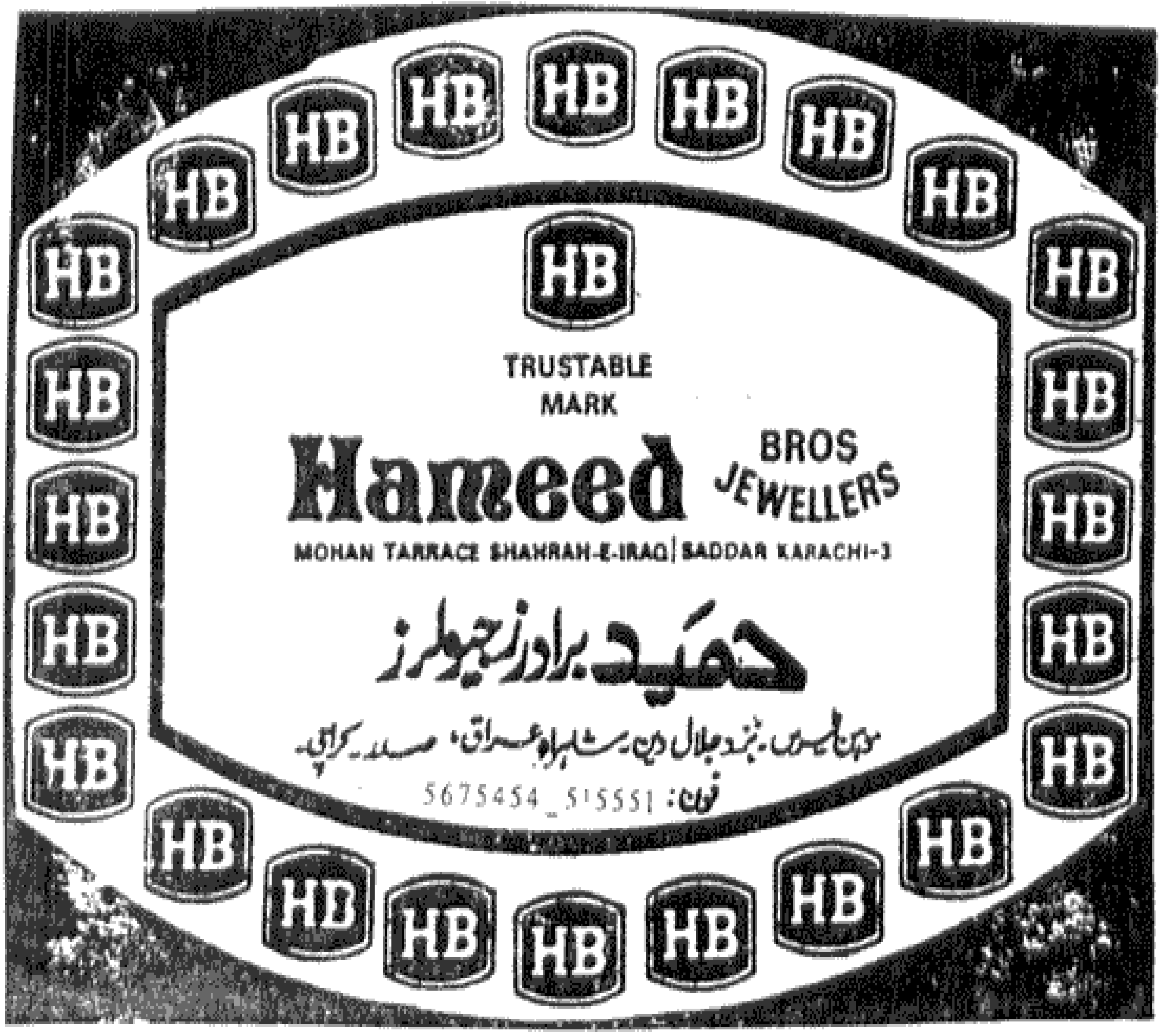

نبوّت دل پر اُترتی ہے یا دماغ پر؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۱ اگست ۱۹۹۶ء بروز اتوار برمنگھم میں گیارہویں سالانہ "ختم نبوۃ" کانفرنس میں عالم اسلام کے متعدد علماء اور اسکالرز نے عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ اس کانفرنس میں آخری خطاب مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتہم کا تھا۔ آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت اور قادیانی تحریک کا ایک نئے پہلو سے جائزہ لیا۔ آپ کے اس خطاب کا مکمل متن افادہ عام کے لئے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ قارئین ختم نبوۃ اسے اپنے دماغ میں جگہ دیں گے اور قادیانی عوام تک پہنچائیں گے (ادارہ)

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد

انسان کو اللہ تعالیٰ نے دل و دماغ کے دو بڑے پیمانے عطا فرمائے ہیں۔ پورے بدن انسانی میں بس انہی کی فرمانروائی ہے دماغ سوچتا ہے اور دل پورے بدن کے نظام کو چلاتا ہے دماغ ضرورتوں اور مقدمات کو ترتیب دیتا ہے اور دل بدن کی قریب کی اور انتہائی دور کی رگوں تک خون پہنچاتا ہے۔ دماغ فیل ہو جائے تو انسان زندہ رہ سکتا ہے لیکن دل فیل ہو جائے تو انسان زندہ نہیں رہتا اس اعتبار سے اس کا مقام اونچا ہے۔

یہ دل ہی ہے جو پورے بدن میں خون دوڑاتا ہے پھر اس کی واپسی پر اس کو صاف کرتا ہے اور اسے پھر صالح بنا کر زندگی کی رگوں میں لے جاتا ہے اور اس کا یہ عمل اور اس کی یہ دھڑکن پل بھر کے لئے نہیں رکتی خواہشات دل میں پیدا ہوتی ہیں اور اسی سے انسان کا نفس ناطقہ بنتا ہے دماغ ان خواہشات کے گرد پہرہ دیتا ہے اور اس کے سامنے اس کے نفع و نقصان کی راہیں کھولتا ہے۔

دل و دماغ میں محل اصلاح و فساد کون ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ان دونوں میں محل صلاح و فساد دل ہے۔ دماغ صرف اسے تدبیریں مہیا کرتا ہے آنحضرت ﷺ نے پورے بدن انسانی کی صلاح قلب سے وابستہ بتلائی ہے دماغ سے نہیں۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا

مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود

وھی القلب (صحیح بخاری ج ا ص ۱۳)

(ترجمہ) خبردار انسانی جسد میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے جب وہ درست ہو جائے تو سارا بدن درست ہو جاتا ہے اور اگر وہ فاسد ہو جائے تو سارا بدن فاسد ہو جائے گا خبردار وہ گوشت کا لوتھڑا دل ہے

آنحضرت ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو آپ سے پہلے کی ہر تعلیم اور تربیت کی نفی کی گئی تاکہ دنیا کو پتہ چل جائے کہ آپ کی نبوت کسی سوچ فکر اور اکتساب کی پیداوار نہیں اور نہ یہ آپ کے دماغ کی کسی کاوش کا نتیجہ ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا:

ماکنت تدری ما الکتاب ولا الایمان ولکن جعلناہ نورا نھدی بہ من نشاء من عبادنا

(پ ۲۵)

(ترجمہ) اور آپ نہ پڑھتے تھے اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ لکھتے تھے اپنے داہنے ہاتھ سے (اگر آپ ایسا کرتے) تب تو البتہ شبہ میں پڑتے یہ جھوٹے۔

آنحضرت ﷺ کو قرآن پاک میں امی بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے کہیں کسی مدرسہ میں تعلیم نہ پائی تھی نہ کسی معلم کے آگے تعلیم و تعلم کی کوئی منزل طے کی تھی آپ کی نبوت بس اللہ کا چناؤ تھی اور اللہ تعالیٰ نے ہی آپ کو سکھایا جو سکھایا۔ قرآن کریم میں ہے:

وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمة وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما (پ ۵ النساء ۱۱۳)

(ترجمہ) اور اللہ نے اتاری آپ پر کتاب اور حکمت اور آپ کو سکھائیں وہ باتیں جو آپ نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل آپ پر بہت بڑا ہے۔

ان تفصیلات سے یہ بات کھل کر سامنے آتی

ہے کہ نبوت کا مورد دماغ نہیں اور نہ اس کے لئے دماغ کی کوئی پہلے سے تربیت کی جاتی ہے انبیاء کرام براہ راست اللہ تعالیٰ کے شاگرد ہوتے ہیں دوسرے دنیوی انسان کے سامنے وہ زانوئے تلمذ تہ نہیں کرتے۔ اور کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے مجھ سے یہ تعلیم حاصل کی ہے۔

آنحضرت ﷺ کے بارے میں بعض مشرکین نے یہ پروپیگنڈہ کیا کہ آپ کو کوئی انسان سکھاتا ہے انما یعلمہ بشر اللہ تعالیٰ نے اس کی کھلی تردید فرمائی اور بتلایا کہ آپ پر اترنے والا کلام اس بات کا شاہد عدل ہے کہ یہ انسانی کلام نہیں اور نہ کسی انسانی سوچ کا نتیجہ ہے اور نہ یہ کسی انسانی تعلیم پر مبنی ہے یہ صاف ستھرا کلام ہے کلام الٰہی ہے جس میں کسی بشر کے کلام کا التباس نہیں۔

مورد نبوت دل ہے دماغ نہیں:

نبوت کسی انسانی سوچ کی پیداوار نہیں اور نہ یہ کسی قوت متخیلہ کا نتیجہ ہوتی ہے نبوت براہ راست دل پر اترتی ہے دماغ پر نہیں قرآن کریم میں ہے:

نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین
(پ۱۹ الشعراء ۱۹۳)

(ترجمہ) لے کر اترا ہے اس کو فرشتہ معتبر تیرے دل پر کہ تو ہو ڈر سنا دینے والا

ایک اور جگہ فرمایا:

قل من کان عدوا لجبرئیل فانہ نزلہ علی قلبک باذن اللہ (پ البقرہ ۹۷)

(ترجمہ) سو اس نے (یعنی جبرائیل امین نے) تو اتارا ہے یہ کلام تیرے دل پر اللہ کے حکم سے

اگر نبوت کا مورد دماغ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کبھی نہ فرماتے کہ جبرئیل امین آپ کے دل پر اترے ہیں ان کا آپ کی دل پر اترنا بتلاتا ہے کہ نبوت کا مورد دل ہے دماغ نہیں۔

امام عبدالوہاب شعرانی بھی لکھتے ہیں:

اعلم ان الوحی لاینزل بہ الملک علی غیر قلب نبی اصلا ولا یامر غیر نبی بامر الٰہی جملہ واحدۃ (فتوحات ج ۳ ص ۳۸)

(ترجمہ) اور تم جان لو کہ فرشتہ وحی لے کر اس دل پر نہیں اترتا جو نبی نہیں اور نہ ہی غیر نبی کو کسی امر الٰہی کے لئے ایک جملہ بھی کہتا ہے۔

دلوں پر اترنے والے فرشتے کا نام حضرت جبرئیل امین ہے اور دماغ پر اترنے والے سائے کا نام ٹیچی ٹیچی ہے مرزا غلام احمد خود اقرار کرتا ہے کہ اس پر آنے والے سائے کا نام ٹیچی ٹیچی تھا
(دیکھئے حقیقۃ الوحی ص ۳۳۲)

یہ مرزا غلام احمد کے درشن کے لئے آتا تھا مگر بیٹھتا کرسی پر تھا بڑا ہی بے ادب تھا۔ مرزا غلام احمد لکھتا ہے ایک فرشتہ کو میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اس کی مثل انگریزوں کی تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا تھا میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت خوبصورت ہیں اس نے کہا کہ ہاں میں درشنی ہوں
(تذکرہ اوہام ص ۳۱)

ہم نے چونکہ مرزا غلام احمد کا دور نہیں پایا ورنہ ہم ان سے پوچھتے کہ یہ انگریز زیادہ خوبصورت تھا یا وہ ہندو لڑکا زیادہ حسین تھا؟

خاتم النبیینؐ نے صحابہ کرامؓ کے دل و دماغ دونوں پر محنت فرمائی:

آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کے دلوں پر بھی محنت کی اور دماغوں پر بھی۔ آپ نے ان کے دلوں پر محنت کی وہ قرآن کریم میں ویزکیھم کے الفاظ میں مذکور ہے اور آپ نے ان کے دماغوں پر جو محنت کی وہ قرآن پاک میں ویعلمھم الکتاب والحکمۃ کے الفاظ سے ذکر کی گئی ہے۔

صحابہ کرامؓ کو جو مرتبہ ملا وہ اس اعتبار سے تو بے شک اللہ تعالیٰ کی عطا تھی کہ اللہ نے انہیں اس دور میں پیدا کر دیا تھا لیکن تزکیہ اور تعلیم کی جہت سے بے شک وہ ایک اکتساب تھا۔ البتہ آنحضرت ﷺ کو نبوت اکتساب سے نہیں اللہ کی عطا سے ملی تھی اور وہی جانتا ہے کہ اپنی رسالت کہاں اتارے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ یہ عقیدہ کہ نبوت محنت اور ریاضت سے ملتی ہے ایک زندقہ والحاد ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ان صف اول کے مسلمانوں پر محنت کی ان کے دلوں کو روشن کیا اور ان کے دماغوں کو بھی جلاء بخشی یہاں تک کہ وہ پوری دنیا کے انسانوں کے لئے پیشوا کا درجہ پاگئے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللہ (پ ۴ آل عمران ۱۱۰)

(ترجمہ) تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی عالم میں حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو برے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر

یہ جو کہا گیا کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو یہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کی کیفیت واضح کی ہے یہ کوئی نصیحت نہیں کی جا رہی ایک خبر دی جا رہی ہے یہ ان کے دلوں کے نہاں خانوں کی ایک بیرونی آواز ہے جو پوری دنیا میں گئی یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ اچھی طرح آزما چکا ہے۔

اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی لھم مغفرۃ واجر عظیم (پ ۲۶ الحجرات ۳)

(ترجمہ) وہی ہیں جن کے دلوں کو جانچ لیا ہے اللہ نے ادب کے واسطے ان کے لئے معافی اور بڑا ثواب

فقہاء دماغوں پر اور روحانی شیوخ دلوں پر محنت کرتے ہیں:

اولیاء کرام اور مشائخ عظام کی محنت کا

میدان دل ہوتا ہے دماغ نہیں۔ ان کی تعلیم ان کے اوراد و وظائف اور ان کے اشغال یہ سب دل کی اصلاح کے لئے ہوتے ہیں۔ کبھی یہ نہیں کہا جاتا کہ بزرگوں کی محنت دماغ ٹھیک کرنے پر صرف ہو رہی ہے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ یہ اولیاء ربانی اس باب میں خاتم النبیین ﷺ کے وارث ہوتے ہیں جیسا کہ فقہاء کی دماغی جہد و وسعت میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں انبیاء جب کوئی بات اجتہاد سے کہتے ہیں تو ان کا دماغ کام کرتا ہے وحی ربانی صرف دلوں پر اترتی ہے وحی میں غلطی نہیں پڑتی لیکن اجتہاد میں محض ان کا اپنا ذہن کام کرتا ہے جس میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وحی کو مداخلت کرنی پڑتی ہے۔ نبی کو خطاء پر رہنے نہیں دیا جاتا تاہم یہ بات صحیح ہے کہ اولیاء ابتداء سے ہی مورد الطاف ربانی ہوتے ہیں اور ان کی سند فقہاء کی نسبت عالی ہوتی ہے۔ فقہاء کرام کو یہ امتیاز حاصل ہوتا ہے کہ نبوت کی وراثت انہی کے پاس ہوتی ہے براہ راست وہ خدا سے متعلق نہیں ہوتے۔ ولایت میں چونکہ پیغمبر کا واسطہ لازم نہیں ہوتا اس لئے شریعت میں ولی کی بات حجت نہیں یہاں فقیہ کا فیصلہ وراثت نبوت کہلاتا ہے۔ مجدد الف ثانی حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ لکھتے ہیں:

"صوفیاء کا عمل حلت و حرمت میں سند نہیں ہے ہمیں اتنا کافی ہے کہ ہم ان کو معذور سمجھیں اور ملامت نہ کریں اور ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں اس معاملہ (یعنی حلت و حرمت) میں امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول معتبر ہے نہ کہ ابو بکر شبلی ابوالحسن نوری کا عمل"۔ (مکتوبات دفتر اول ص ۲۰۲)

آپ لکھتے ہیں:

"احکام شرعیہ کے ثابت کرنے میں معتبر کتاب و سنت ہے اور مجتہدوں کا قیاس اور اجماع امت بھی حقیقت میں احکام کے مثبت ہیں ان چار شرعی دلیلوں کے سوا اور کوئی ایسی دلیل نہیں جو احکام شرعیہ کو ثابت کر سکے الہام حلت و حرمت کو ثابت نہیں کرتا اور باطن والوں کا کشف فرض و سنت کو ثابت نہیں کرتا ولایت خاصہ والے لوگ اور عام مومنین مجتہدوں کی تقلید میں برابر ہیں"۔

(مکتوبات دفتر دوم ص ۲۱)

انبیاء کا دماغ ہمیشہ دل کے تابع رہتا ہے:

نبوت کا مورد دل ہے جن دلوں پر نبوت اتری وہ کلی صلاح پا گئے اسلام میں صلاح کا عمومی مرکز دل ہے اب اس صلاح کے بعد ان دلوں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی کوئی آلائش نہیں رہی اب ان کا دماغ بھی عام انسانی دماغ نہ رہا وہ ہمہ تن ان کے دلوں کے تابع ہو گیا۔ انسان کو نیند کیوں آتی ہے؟ یہ ایک دماغی تھکاوٹ کے باعث ہے انسان سو کر اٹھتا ہے تو اس کا دماغ تازہ دم ہوتا ہے آنحضرت ﷺ نے اپنے نیند کے تقاضے کو آنکھوں تک محدود بتلایا اور دل کی بستی ہمیشہ آباد بتلائی جس پر اللہ کا نور بے حجاب اترتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

ان عینی تنامان ولا ینام قلبی (رواہ الشیخان)

(ترجمہ) صرف میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا وہ بیدار رہتا ہے

انا معاشر الانبیاء تنام عیننا ولا تنام قلوبنا

(رواہ ابن سعد)

(ترجمہ) یہ صرف آپ اپنی خصوصیت ہی نہیں بتا رہے سب نبیوں کو اس صفت میں اپنے ساتھ رکھتے ہیں

رات کو سوتے انسان اپنے خیالات میں گم ہو جائے تو کبھی احتلام کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے نبی کو اس لئے احتلام نہیں ہوتا کہ اس کی صرف آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لم یحتلم نبی قط (رواہ الطبرانی)

سیدنا ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ کوئی نبی کبھی محتلم نہ ہوا کیونکہ احتلام شیطان کے اثر سے ہے (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۵۲)

ان تفصیلات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مورد نبوت دل ہے دماغ نہیں اسی لئے نبوت میں تدریج نہیں نہ اس کے لئے کسی تعلیم کی ضرورت ہے اس کے لئے کسی تشویق اور طلب کی بھی کوئی حاجت نہیں۔ دماغ صرف اس لئے ہے کہ وہ دل کے گرد حفاظت کا پہرہ دے۔ عقل وحی کی خادم بن کر چلے گی گو کبھی اللہ تعالیٰ عقلی اقتضاء کو نبوت کے گرد سے اٹھا دے اور نبی کے ہاتھوں کھلے معجزات ظہور میں آئیں یہ وہ وادی ہے جہاں صرف ایمان چلتا ہے اور عقل بالکل عاجز نظر آتی ہے اسی لئے ایسے اعمال کو معجزات کہتے ہیں۔ معجزات کے پیچھے اسباب کی کوئی علت نہیں ہوتی۔

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

سو اس بات میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا کہ دل و دماغ کے پیمانوں میں دل سبقت لے گیا اور دماغ اس کے ساتھ ساتھ چلا ہے۔

شیطانی وحی دل پر نہیں دماغ پر اترتی ہے:

شیطان جن انسانوں کو نبوت کے لئے اکساتا ہے وہ ان کے دماغ پر اترتا ہے ان کو اس سلسلے میں جو چالیں سجھاتا اور راہیں سکھاتا ہے اس کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے قرآن کریم میں اس شیطانی وحی کی بھی خبر دی گئی ہے

وان الشیاطین لیوحون الی اولیائهم لیجادلوکم وان اطعتموهم انکم لمشرکون

(پ ۸ الانعام ۱۲۱)

(ترجمہ) اور شیطان دل میں ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم بھی مشرک ہوئے

سچی اور جھوٹی نبوت کے امتیازی فاصلے:

جھوٹی نبوت دماغ پر اترتی ہے بسا اوقات یہ تخیر معدہ اور سوداوی غلبے کا نتیجہ ہوتی ہے انسان غلطی سے اسے وحی یا الہام سمجھنے لگتا ہے۔ تاریخ میں ایسے مجنون مدعیان نبوت کی بھی کوئی کمی نہیں رہی۔ ان مجانین پر کفر کا فتویٰ صرف اس لئے دیا گیا کہ وہ اپنے دعویٰ نبوت پر اس طرح ڈٹی کہ اپنی حالت نارمل ہونے پر بھی اس کفر سے انہوں نے توبہ نہیں کی۔ ان کی یہ صورت حال کچھ بھی ہو یہ بات پورے یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ جھوٹی نبوت دل پر نہیں دماغ پر اترتی ہے اور پھر اسے وہ الہام بھی ہوتے ہیں جس کے معنی وہ خود بھی نہیں سمجھتا مرزا غلام تسلیم کرتا ہے کہ:

"یہ بات بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اول زبان تو کوئی ہو اور الہام کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا"۔)

چشمہ معرفت ص ۲۰۹)

تعجب ہے کہ مرزا غلام احمد پر کئی ایسے الہامات بھی اترے جس کا معنی وہ خود نہیں سمجھتا تھا۔ انگریزی میں اترنے والے الہامات کو سمجھنے کے لئے اس نے ایک ہندو لڑکا ساتھ رکھا ہوا تھا جس سے ان الہامات کا ترجمہ پوچھتا' وہ لڑکا ان الہامات کا ترجمہ کرتا اور پھر قادیان میں نبوت چلتی اور مرزا غلام احمد اسی کو وحی قرار دیتا اور اپنے مریدوں کو اس پر ایمان لانے کی دعوت دیتا۔

قادیانیوں کے چوتھے سربراہ مرزا ناصر سے پوچھا گیا کہ نبی کی زبان کچھ اور ہوتی ہے اور اسے الہام کسی اور زبان میں ہو تا ہے وہ خود بھی سمجھتا نہ تھا بلکہ ہندو لڑکے سے ترجمہ کرتا تھا۔ مرزا ناصر نے اس کا جواب یہ دیا کہ وہ تو ہندو لڑکے کو قائل کرنا چاہتے ہوں گے کہ اسلام کتنا بابرکت ہے جس میں اب بھی وحی ہوئی ہے

(تاریخی قومی دستاویز ص ۲۲۲)

ہندوؤں میں اس طرح تبلیغ کی جائے تو یہ اس تک پرانے اسلام کو پہنچانا ہوگا یا نئے مذہب کو جس کی وحی اب ہو رہی ہے یہ ہمارے قارئین خود سوچ لیں۔ مرزا ناصر سے یہ بھی پوچھا گیا کہ ایسی وحی کا کیا فائدہ جسے مرزا غلام احمد نہیں سمجھتا تھا کیا اللہ میاں ایسی وحی بھیجتا ہے جسے نبی نہ سمجھ سکے۔ مرزا ناصر نے اس سوال کا جو جواب دیا ہے اسے پڑھئے اور قادیانیوں کی علمی سطح کا اندازہ کر لیجئے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے ہیں اللہ کو جا کر سمجھا تو نہیں سکتے ناں (ایضاً)

اب آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مرزا غلام احمد پر اترنے والی نبوت اور اس کے الہامات انسانی کاوش کا نتیجہ ہیں۔ اگر یہ دل پر اترنے والی نبوت ہوتی اور آسمانی ہدایت ہوتی تو اس کا معنی خود صاحب وحی بتلاتا نہ کہ اس کا معنی پوچھنے کے لئے اسے آدھی رات کو کسی ہندو لڑکے کی ضرورت ہوتی۔ ایک مرتبہ وہ ہندو لڑکا کسی اور کی خدمت میں گیا ہوا تھا کہ یہاں مرزا غلام احمد پر انگریزی میں الہام ہوا:

I Shal Give you a Largre

Party of Islam

مرزا صاحب کو اس کے معنی نہ آتے تھے اور وہ ہندو لڑکے کا انتظار کرتے ہی رہ گئے اور انہیں مجبوراً" لکھنا پڑا آج اس جگہ کوئی انگریزی خوان نہیں اور نہ اس کے پورے معنی کھلے ہیں اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ ۳ ص ۵۵۶)

بعض قادیانی مناظرین کہتے تھے کہ دوسرے دن اس ہندو لڑکے سے ملاقات ہوئی تو اس الہام کی ساری معنی کھل گئے تھے اور مرزا صاحب کے چودہ طبق روشن ہوگئے تھے۔ ہمیں اس وقت اس سے بحث نہیں کہ اس ہندو لڑکے کی صحبت سے چودہ طبق کس کے روشن ہوئے تھے۔ بتلانا صرف یہ ہے کہ ایسے الہامات اور وحی جسے خود صاحب وحی نہ سمجھ پائے بتلاتے ہیں کہ اس کا تعلق ہرگز دل پر اترنے والی نبوت سے نہ تھا۔

باقی آئندہ

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمان کو زینت دی ستاروں سے
سنار اجیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۲۳۵۰۸۰

ماہ صفر المظفر شرعی و تاریخی حیثیت

حکیم محمد عمر فاروق شیخ جاپوری

صفر کا مہینہ اسلامی (کیلنڈر) سال کے لحاظ سے دوسرا عظیم الشان مہینہ ہے' جس کو اسلام نے "مظفر" یعنی کامیاب اور مبارک مہینہ سے موسوم کیا ہے۔ اس مہینہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ حدیث طیبہ میں مخصوص انداز کے ساتھ صفر کا تذکرہ آیا ہے جس کے ذریعہ ایک انتہائی غلط اور موہوم عقیدہ کا ازالہ کیا گیا اور ماہ صفر سے متعلق تمام برے تصورات اور عقائد کی نفی کر کے ایک صالح عقیدہ کی تعلیم دی گئی ہے۔

اسلام کے محکم عقائد اور پاکیزہ تعلیمات میں عقل اور عشق کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے اگر ان میں سے کسی ایک عنصر کو بھی ختم کردیا جائے تو ساری خوبی ختم ہو جاتی ہے۔ عقائد و عبادات کا نظام اگر عقل سے آزاد ہو جائے تو تو ہم پرست مذہب وجود میں آجاتا ہے اور عقل کو وحی الہی پر مبنی عقائد و عبادات سے عاری کردیا جائے تو وہ مادہ پرستانہ اور خشک ذہنیت پیدا ہو جاتی ہے جو روحانیت کے لطف سے بالکل نابلد ہو' نتیجہ دونوں صورتوں میں محرومی کا نکلتا ہے' کہیں جسم کے جائز تقاضوں سے' کہیں روح کے حقیقی مطالبات سے۔

زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ (باستثنائے بعض افراد) علم و فضل سے بے بہرہ شائستگی سے دور تمدن سے ناواقف تھے' جہالت کی گھٹا ٹوپ تاریکی نے ان میں بت پرستی رائج کردی تھی اور بت پرستی نے ان کو توہم پرست بنادیا تھا' جبکہ اللہ تعالی کی ہستی کا اقرار' جزاؤ سزا کا تصور' نیک و بد اعمال پر اچھا' برا نتیجہ مرتب ہونا ان کے نزدیک قابل تمسخر خیالات تھے۔ تو ہم پرستی نے ان کے عقائد و اعمال کو ایسا انسانیت سوز اور مضحکہ خیز بنادیا تھا کہ چشم فلک نے شاید اس سے بدتر زمانہ پہلے کبھی نہ دیکھا ہو۔

ان حالات میں سرور دوعالم' فخر کائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں رشد و ہدایت کا آفتاب جہاں تاب بن کر تشریف لائے' فاسد خیالات اور باطل مزعومات سے بے چین انسانیت کو نجات دلائی اور اللہ تعالی کی تائید خاص سے اس کی بساط فکر و عمل کو نور ہدایت سے منور کیا اور بالآخر اسلام کی ضیاء بار کرنیں اطراف عالم میں پھیلا کر کشادہ پیشانی اور مسرور قلب کے ساتھ اس جہان آب و گل سے سدھار گئے۔ اسلام سے پہلے لوگوں کے ذہنوں میں جس طرح کے غلط عقائد اور باطل خیالات بسے ہوئے تھے' ان میں سے ایک فاسد خیال صفر کے مہینہ سے بھی متعلق تھا' اس سلسلے میں ان کے عجیب و غریب توہمات کو حضرات محدثین کرام رحمہم اللہ تعالی علیہم اجمعین نے تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے:

واقعہ یہ ہے کہ دور جاہلیت میں بھی اس ماہ صفر میں اچانک فتنوں' وباؤں' امراض' مصائب اور حادثات کا وقوع ہوا تھا' جن کو لوگ نحوست سے تعبیر کرنے لگے' اور یہ عقیدہ بنالیا کہ صفر کا مہینہ منحوس اور رنج و غم کا مہینہ ہے جو اسلامی تعلیم کے بالکل خلاف نیز انتہائی غلط بلکہ فرضی عقیدہ ہے۔ درحقیقت اللہ تعالی نے زمین و آسمان' عرش و کرسی' لوح و قلم' جنت و جہنم' چاند و سورج' ستارے' ندی نالے' پہاڑ و سمندر' حتی کہ دنیا کی تمام مخلوق کو اپنی مشیت اور مصلحت سے پیدا فرمایا ہے اور اس کی حکمت و کرشمہ سازی ان چیزوں میں کارفرما ہے۔ اسی طرح اللہ تعالی نے رات و دن' ہفتے اور مہینے اور سال و زمانے کو بھی پیدا فرمایا ہے اور ان کی خصوصیات بھی بیان فرمائی ہیں۔ جہاں تک مہینوں کا تعلق ہے تو اس میں کچھ ایسے مہینے بھی ہیں جن کو دوسرے مہینوں پر فضیلت حاصل ہے' اسی طرح بعض دنوں کو دوسرے دنوں پر بھی فضیلت حاصل ہے' مثلاً جمعہ کے دن کو ہفتہ کے تمام دنوں پر اولیت اور فضیلت و بزرگی حاصل ہے اسی طرح سال کے تمام مہینوں میں ماہ رمضان المبارک کو بزرگی حاصل ہے۔ اور اسی طرح دیگر مہینوں کے مقابلہ میں رجب المرجب' ذی قعدہ' ذی الحجہ' اور محرم الحرام کو حرمت و فضیلت حاصل ہے۔ لیکن حرمت و فضیلت اور عظمت و بزرگی حاصل ہونے سے یہ ہرگز نہیں سمجھا جاسکتا کہ دوسرے ایام یا مہینے (جو ان کے علاوہ ہیں) منحوس' نامقبول اور غیر مسعود ہیں اور نہ ہی کسی دن یا کسی مہینے میں نازیبا

واقعات' اور حادثات کے برپا ہونے سے اس میں کوئی خیر و فلاح ہو جاتی ہے۔ دور جاہلیت میں ماہ صفر کو ناکامی اور نامرادی کا پیش خیمہ کہا جاتا تھا' لیکن اسلام نے صفر کے ساتھ "مظفر" کی صفت لگا کر یہ بتادیا کہ یہ مہینہ ظفر و سعادت اور کامیابی و کامرانی کا مہینہ ہے' نہ کہ بد شگونی و بدبختی کا باعث ہے۔

صحیح بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ ماہ صفر میں بیماری' بد شگونی' شیطانی گرفت اور نحوست کے اثرات کوئی چیز نہیں ہیں۔

صحیح مسلم شریف کی ایک روایت میں بھی اسی طرح مذکور ہے کہ "بیماری" شیطانی گرفت' ستاروں کی گردش اور نحوست کا ماہ صفر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اور صحیح مسلم شریف کی دوسری روایت ہیں اس طرح بھی آیا ہے کہ بھوت پریت کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔

زمانہ جاہلیت میں بھی عقیدہ یہی پایا جاتا تھا' جس پر قرآن حکیم نے اس طرح سے سخت گرفت فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ایزدی ہے۔

انما النسیئ زیادة فی الکفر یضل به الذین کفروا یحلونه عاما ویحرمونه عاما لیواطئوا عدة ماحرم الله فیحلوا ماحرم الله زین لهم سوء اعمالهم والله لایهدی القوم الکافرین۔ (القرآن۔ سورے توبہ' آیت ۳۷)

ترجمہ : امن کے کسی مہینہ کو ہٹا کر آگے پیچھے کردینا کفر میں اضافہ کرتا ہے' اس سے کافر گمراہی میں پڑے رہتے ہیں' ایک سال تو اس کو حلال (جائز) سمجھ لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام (ناجائز) تاکہ ادب کے مہینوں کی جو اللہ پاک نے مقرر کی ہے گنتی پوری کرلیں' اور جو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اس کو جائز کرلیں۔ ان کے برے اعمال بھلے دکھائی دیتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ہدایت نہیں دیا کرتے۔

"نسئ" کہتے ہیں کسی بھی چیز کے گھٹانے اور بڑھانے کو واقعہ یہ ہے کہ کفار اور مشرکین عام طور پر محرم کے مہینہ میں حرمت و عظمت کے پیش نظر جنگ کرنے سے باز رہتے تھے' اور اگر پہلے سے جنگ چھڑی ہوئی ہوتی تو بند کردیا کرتے تھے۔ لیکن کبھی کبھی شدت پسندی اور جہالت کے سبب ماہ صفر کو محرم کے مہینہ پر مقدم (خیال) کرکے محرم کو (بزعم خویش) موخر کردیتے اور کہتے کہ امسال صفر کا مہینہ مقدم رہے گا' پھر اس کے بعد کفار و مشرکین خون آشام کارروائیاں جاری کردیتے تھے اور یہ معاملہ خاص طور پر محرم اور صفر کے ساتھ کیا کرتے تھے' جس کو قرآن حکیم نے آیت بالا کے ذریعہ کفریہ عمل قرار دیا ہے۔ دنیا کے آفاقی' عالمگیری اور دائمی مذہب اسلام نے اس پر سختی سے گرفت کرتے ہوئے بھرپور طریقہ سے تردید کی ہے اور نبی اقدس ﷺ نے اس پر واضح انداز میں نکیر فرمائی ہے۔

"نہایہ" میں مذکور ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک صفر سے مراد "نسئ" ہے۔ یعنی ماہ محرم کے ایام کو بڑھا کر صفر کا مہینہ اس میں شامل کرلیا' اور ماہ صفر کو ماہ محرم ٹھہرا کر اسے ایک معزز مہینہ بنالیا۔ یقیناً" مہینوں کے ساتھ یہ ایک بے انصافی اور ظلم ہے جسے اسلام نے باطل قرار دیا ہے۔ امام مغازی محمد بن اسحاق نے فرمایا کہ "و قلمس" کنانی نے سب سے پہلے رسم جاری کی' اس کے بعد اس کی نسل میں یہی ہوتا چلا آیا۔ اور اسی کی نسل سے وابستہ ابو ثمامہ جنادہ بن عوف کنانی کا معمول تھا کہ ہر سال ایام حج میں اعلان کیا کرتا کہ اس سال محرم اشہر حرم میں داخل رہے گا یا صفر۔ علامہ ابن کثیر نے بھی "نہایہ" میں لکھا ہے قیل اراده النسئی وھو تاخیر المحرم الی صفر جس کا مطلب ہے محرم کو صفر تک موخر کرنا۔ اسلام نے اس لغو' باطل اور کفریہ عمل کی سختی کے ساتھ تردید کی ہے۔ اسی طرح شارح مشکوٰۃ اپنی کتاب مظاہر حق میں ایک حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں صفر کے متعلق متعدد اقوال بیان کئے جاتے ہیں۔

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس سے تیرہ تیزی کا مہینہ مراد ہے جو محرم الحرام کے بعد آتا ہے اور جس کو صفر کہتے ہیں' لیکن کمزور عقیدہ کے لوگ اس مہینہ کو منحوس سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس مہینہ میں آفات و بلاء اور حوادث و مصائب کا نزول ہوتا ہے۔ جبکہ نبی اقدس ﷺ نے اس عقیدہ کو باطل و بے اصل قرار دیا ہے۔ صفر سے متعلق زمانہ جاہلیت میں ایک خیال یہ بھی تھا کہ ہر انسان کے پیٹ میں ایک سانپ ہوتا ہے جس کو صفر کہا جاتا ہے' اور بقول ان کے جب پیٹ خالی ہو' اور بھوک لگی ہو تو وہ سانپ کاٹتا ہے اور تکلیف پہنچاتا ہے' ان کا کہنا تھا کہ بھوک کے وقت پیٹ میں جو بے چینی محسوس ہوتی ہے وہ اس سانپ کے سبب سے ہوتی ہے۔

امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے مسلم شریف کی شرح میں لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا گمان یہ تھا کہ صفران کیڑوں کا نام ہے جو پیٹ میں ہوتے ہیں اور بھوک کے وقت کاٹتے ہیں ان کے سبب سے آدمی کا رنگ فق ہوجاتا ہے یہاں تک کہ بھوک ختم ہوجاتی ہے۔ بہرحال یہ سب باتیں درحقیقت توہمات ہیں جن کا شریعت میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔ (مظاہر حق ص ۳۰۱' ج ۴)

آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے فرض منصبی کے تحت ایسے جاہلانہ خیالات کی

اصلاح فرمائی اور اپنی حکیمانہ تعلیمات و ارشادات سے دین حنیف کا معتدل مزاج و مذاق اس طرح واضح فرمایا کہ قیامت تک کے لئے اسلام (دین حنیف) کے تمام پہلو روز روشن کی طرح عیاں ہوگئے اور کسی جگہ کوئی التباس باقی نہیں رہا۔ جاہلانہ خیالات اور غلط توہمات کی تردید میں نبی اقدس ﷺ کے کچھ ارشادات بھی کئی احادیث میں موجود ہیں چنانچہ

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاطیرۃ ولاھامۃ ولا صفر صحیح بخاری' بحوالہ مشکوۃ)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پرندے سے فال لینا' الو اور صفر (کے بارے میں غلط خیالات) یہ سب باتیں بے بنیاد ہیں۔ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ (بخاری بحوالہ مشکوۃ)

صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لاصفر ولا غول یعنی صفر اور غول بیابانی' سب فاسد خیالات ہیں' ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ (بحوالہ مشکوۃ)

ان صحیح احادیث طیبات میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے صفر کے متعلق ہر طرح کے غلط خیالات کی نفی فرمادی ہے۔ لہٰذا جو لوگ ماہ صفر کو منحوس سمجھ کر اس میں شادی بیاہ اور دیگر تقریبات منعقد کرنے سے پرہیز کرتے ہیں (حالانکہ خاتون جنت سیدنا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت سیدنا امام علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس ﷺ نے خود اس ماہ صفر میں ہی کی) یا ماہ صفر کی یکم سے تیرہ تاریخ کے ایام کو بطور خاص برا جانتے ہیں اور تیرھویں تاریخ کو گھنیاں وغیرہ پکا کر تقسیم کرتے ہیں تاکہ اس مہینے کی نحوست سے حفاظت ہوجائے یا ماہ صفر کے آخری بدھ کو عید مناتے ہیں' کاریگر اور مزدور طبقہ اس دن کام نہیں کرتے' آج سے مٹھائی کا مطالبہ کرتے ہیں یا اس دن چھٹی کرنے کو باعث اجرو ثواب سمجھتے' اس طرح کی تمام باتیں محض توہمات ہیں دین حنیف' اسلام سے ان کا قطعاً کوئی تعلق نہیں' بلکہ رسول اللہ ﷺ کے صریح ارشادات کی رو سے ایسے عقائد قابل اصلاح اور ایسے اعمال واجب الترک ہیں' ذیل میں ہم اختصار کے ساتھ ان تمام افعال و اعمال رسول اللہ ﷺ و صحابہ کرام علیہم الرضوان کے افعال و اعمال کی فہرست پیش کرتے ہیں تاکہ یہ بات خوب عیاں اور روشن ہو جائے کہ واقعتاً یہ مہینہ منحوس نہیں ہے اور شادی بیاہ جیسے تمام مبارک امور اس ماہ میں بخوبی انجام دیئے جاسکتے ہیں۔

حالات و حوادثات صفر المظفر:

○ سن ۸ھ میں مہم کدید کا آغاز ہوا' جس کے سالار سیدنا حضرت غالب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ تھے۔

○ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شادی سیدنا حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی۔

○ آنحضرت ﷺ کی طرف سے پہلی تبلیغی جماعت کا انتظام بھی صفر المظفر سن ۴ھ بمطابق ۶۲۵ء میں ہوا۔

○ مہم بنو مرہ کا آغاز ہوا' جس کے سالار سیدنا حضرت غالب بن عبداللہ لیثی رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے۔

○ صفر المظفر سن ۹ھ میں مہم قطبہ بن عامر کا آغاز ہوا۔

○ غزوہ ذی امر بھی صفر المظفر سن ۳ھ میں واقع ہوا۔

○ صفر المظفر سن ۴ھ میں ۶۲۶ء میں رجیع کی مہم پیش آئی' جس میں ۷۰ ستر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو دھوکہ دے کر شہید کیا گیا تھا۔

○ صفر المظفر سن ۲ھ میں غزوہ ابوا پیش آیا' آنحضرت ﷺ بنفس نفیس ۶۰ ساٹھ مہاجرین کے ہمراہ مدینہ سے روانہ ہوئے' بمطابق اگست ۶۲۳ء

○ سن ۲ھ ۱۲ صفر المظفر ہی میں اذن جہاد (جہاد بلکہ مسلح جہاد کا آغاز و اعلان) ہوا۔ بمطابق ۱۵ اگست ۶۲۳ء بعنوان دیگر فرضیت جہاد عمل میں آیا۔

○ آنحضرت ﷺ کے وفادار صحابی سیدنا حضرت خبیب بن عدی الانصاری رضی اللہ عنہ کو پہلے قتل (شہید) کیا' پھر بعد میں صلیب پر لٹکایا گیا۔ یہ واقعہ بھی صفر المظفر سن ۴ھ میں پیش آیا۔

○ صفر المظفر سن ۱ھ بمطابق اگست ۶۲۲ء میں نقیب رسول' سیدنا حضرت براء ابن معرور رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔

○ صفر المظفر سن ۹ھ کو وفد عذرہ' یعنی ۱۲ بارہ افراد پر مشتمل ایک وفد بارگاہ رسالت (ﷺ) میں حاضر ہوا۔

○ آپ ﷺ کی طرف سے صفر المظفر سن ۴ھ میں قبیلہ بنو سلیم کی سرکشی کے خلاف انتہائی سخت اقدامات کئے گئے۔

○ صفر المظفر سن ۴ھ بمطابق ۶۲۶ء کو بئر معونہ کا حادثہ فاجعہ پیش آیا' جس میں تقریباً "۷۰ مسلمان مبلغین نے سرزمین معونہ پر اپنے خون سے کلمہ حق لکھا۔

باقی آئندہ

فطرت سے بغاوت
فحاشی اور عریانی کا سیلاب

مولانا محمد اشرف کھوکھر

ویسے تو پورے ملک عزیز میں صیہونی طاقتوں کے گماشتے قتل و غارت' دہشت گردی' چوری اور ڈکیتی کے ذریعے امن وامان کو تہ و بالا کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بے حیائی و عریانی کے ذریعے اہل اسلام کی دینی غیرت و حمیت کو مفقود کرنے کے لئے مغرب کے کٹھ پتلی فحش فلموں' ویڈیوز اور فحش تصاویر کی اشاعت کر کے ملک و ملت کو تباہی کے دھانے پر لا رہے ہیں' جو انتہائی افسوسناک ہے۔ کراچی کے بازاروں' مارکیٹوں اور فٹ پاتھوں پر فحش تصاویر والے گمنام' ہفت روزہ' پندرہ روزہ اور ماہنامہ اخبارات عام فروخت کئے جا رہے ہیں جو باضمیر لوگوں کے لئے مقام فکر اور ارباب اقتدار کے لئے بروقت سدباب کے متقاضی ہیں۔

موجودہ معاشرے میں کھلے طور پر دیکھا جا سکتا ہے کہ عفت و عصمت کی قدروں کو بری طرح پامال کیا جا رہا ہے' اخلاقی اقدار کو پست کیا جا رہا ہے' بے حیائی' عریانی' فحش اور جنسی بے راہ روی' مرد و زن کا آزادانہ اختلاط حدوں کو پھلانگتے جا رہے ہیں اگر بنظر غور دیکھا جائے تو فی زمانہ فطرت سے بغاوت کے دو بڑے تباہ کن ذرائع فحش تصاویر اور متحرک تصاویر ہیں اور یہی دو سب سے بڑی بیماریوں اور اخلاقی کمزوریوں کا موجودہ معاشرے میں فساد و بگاڑ کا باعث ہیں۔

کھجلی میں مبتلا مریض کی طرح لوگ سینما گھروں' فحش فلموں' ویڈیو اور بک اسٹالوں پر ننگی تصاویر کے گناہ بے لذت میں مبتلا ہو کر اپنے آپ کو روشن خیال اور ترقی پسند باور کرانے کے شوق میں مغرب کی تقلید کرتے ہوئے فطرت سے بغاوت کر رہے ہیں' پھر اس بگاڑ کے نتیجہ میں جو دنیوی عذابات کا سلسلہ قائم ہوا ہے' روزانہ کے اخبارات و ذرائع ابلاغ شاہد ہیں۔ فحش تصاویر اور متحرک تصاویر جو ٹی وی کے پردے پر دکھائی جاتی ہیں لوگوں کے حواس میں شدید ہیجان و اشتعال برپا کرتے ہیں خاص کر نوجوان نسل پر ان کی تباہ کن اثرات پڑتے ہیں اور انہی کی بدولت اخلاقی و جسمانی حیثیت سے بربادی کا باعث بنتے ہیں۔ انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نظریہ اسلام کے تحت حاصل کی جانے والی مملکت خداداد پاکستان میں مغرب کے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت جو بے حیائی اور عریانی کا سیلاب لایا جا رہا ہے وہ انتہائی مہلک نتائج کا حامل ہے۔

ٹی وی اور ڈش انٹینا کے ذریعے فحش فلموں کی نمائش' مانع حمل اور اسقاط حمل کے طبی فوائد' ان کے آلات و ادویات اور ان کے استعمال کے طریقے جس تشریح و تفصیل سے پیش کئے جا رہے ہیں' ملت اسلامیہ کے لئے زہر قاتل ہیں خاص کر نوجوان نسل جو کسی قوم کا انتہائی قیمتی اثاثہ ہوتا ہے کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ان اخلاق سوز ذرائع کے ذریعے ملت اسلامیہ کے قلوب دین اسلام کی محبت سے خالی ہوتے جا رہے ہیں اور مسلمان قوم کے معصوم بچے جن کی لوح فطرت سلامتی کی متلاشی ہوتی ہے ٹی وی' فلم بینی اور فحش تصاویر کے باعث مغرب کی تقلید کی طرف مائل نہیں ہو رہے؟

وہ نوجوان جو ملک و ملت کے قائد اور رہبر ہو سکتے تھے اس کی بدولت قوم کے ناہنجار لوگ قرار پائے' وہ خواتین جن کی عزت و عصمت اور پاکدامنی اور پاکبازی پر ان کے آباؤ اجداد کو فخر اور قبیلہ و خاندان کو ناز تھا یکدم عصمت فروشی و بے حیائی پر اتر آئیں۔ اگر یہ سب ایک حقیقت ہے اور بے شبہ ایک حقیقت ہے تو پھر اس کے فساد انگیز ہونے اور تباہ کن ہونے میں کیا شک ہے؟ تو پھر ایسے ملک میں جو خالصتاً" نظریہ اسلام کے نام پر وجود میں آیا اس میں فحاشی' عریانی اور بے حیائی کے اس سیلاب کے سدباب کا ذمہ دار کون ہے؟ ملک و قوم کو تباہی کے دھانے پر لانے والی اس صیہونی سازش کی روک تھام کی یقیناً" حکومت پاکستان ذمہ دار ہے۔

ان سطور کے ذریعے ہم حکومت پاکستان سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ فحاشی' عریانی اور بے حیائی کے اس انتہائی خطرناک سیلاب کو روکے اور ملک عزیز کی نوجوان نسل کو فطرت سے بغاوت کرنے کے ذرائع کو ختم کرنے کے اقدامات کر کے ایک صحیح اسلامی فلاحی مملکت کے تقاضوں کو پورا کرے۔

زبان پر اللہ

★ جو بھی حالت ہو ہر حال میں اللہ اللہ کرو۔

زیادہ ذکر کرو

★ میرے بھائیو! چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے زیادہ سے زیادہ ذکر کرو۔

خلافت مقصدِ تخلیق آدم علیہ السلام

مولانا مفتی محمودؒ کا تاریخی خطاب جو انہوں نے جون ۱۹۷۳ء میں جمعیت طلباء اسلام کراچی کے ایک تربیتی اجتماع میں ارشاد فرمایا:

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ.....وسلموا تسلیما" کثیرا" کثیرا"

امابعد' فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم' بسم اللہ الرحمن الرحیم

واذقال ربک للملئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ○ قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک قال انی اعلم مالا تعلمون○

جناب صدر اور میرے عزیز طالب علمو!

آپ کا یہ اجتماع جس میں مدارس دینیہ عربیہ کے طلباء اور کالجوں کے طلباء سب جمع ہیں' یہ یقیناً" ایک مبارک اجتماع ہے۔ میں آپ کو اس اتحاد پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور میری اس سمجھ کے لئے میرے پاس دلائل بھی ہیں' وہ یہ کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس زمین پر اپنی نیابت کے لئے' ملک کی سیاست کو اللہ تعالیٰ کے تقرب کا ذریعہ بنانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلانے کے لئے پیدا فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا امتحان لیتے ہوئے' جب کہ اللہ تعالیٰ ان کے مشورہ کے محتاج نہیں تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے مشورہ لیا اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا:

مولانا یاسین...... گرگناڑی خاران

انی جاعل فی الارض خلیفۃ کہ میں زمین میں اپنا ایک خلیفہ جو میرے حکم کو زمین میں نافذ کروے' ایسا ہی ایک نائب بنانے والا ہوں۔ حضرت انسان (آدم علیہ السلام) کو خلیفہ کی حیثیت سے میں نے زمین میں رکھنا ہے۔ اس لئے اس کو پیدا کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ فرشتوں نے بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سامنے سر تسلیم خم کرلیتے' بلکہ انہوں نے انسانوں کی خلافت کے مقابلے میں' حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کے مقابلے میں' خود خلیفہ بننے کا شوق اور اس کی خواہش ظاہر کردی اور خود (Candidats) بن گئے۔ اور ہمیشہ یہ قاعدہ کہ آپ نے انتخاب میں دیکھا ہوگا کہ ایک منصب کے لئے ایک عہدہ کے لئے' ایک ذمہ داری کے لئے جب دو (Candidats) ہوتے ہیں تو ان میں مقابلہ ہوتا ہے۔ وہ امیدوار اپنے منتخب کرنے والوں کے سامنے دو باتیں کہتا ہے۔ آج بھی آپ دیکھیں' الیکشن میں یہی کچھ نظر آئے گا۔ وہ امیدوار ایک تو اپنا استحقاق' اپنی اہلیت اور اپنی صلاحیتوں کو دلائل کے ساتھ پیش کرتا ہے کہ میں اس عہدہ کے لئے اس منصب کے لئے زیادہ مستحق ہوں' مجھ میں اہلیت بہت زیادہ ہے اور مجھے ہی منتخب ہونا چاہئے۔ اور پھر وہ اپنے مخالف امیدوار پر اعتراض کرتا ہے' اور مخالف امیدوار کی صلاحیت' اس کی نااہلیت' اس عہدہ کے لئے' اس منصب کے لئے دلائل کے ساتھ منتخب کرنے والوں کے سامنے پیش کرتا ہے کہ اسے منتخب مت کرو کیونکہ وہ اس منصب کا اہل نہیں ہے اور مجھے منتخب کرو کیونکہ میں ان دلائل کے ساتھ اس انتخاب کا اہل ہوں۔ فرشتوں نے بھی یہی کچھ کیا۔ فرشتوں نے سب سے پہلے آدم علیہ السلام اور آپ کی اولاد بنی آدم پر یہ اعتراض کیا کہ یہ خلافت کے مستحق نہیں ہیں اور عرض کیا:

اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء

کہ اے اللہ تعالیٰ آپ زمین میں کیا اس کو خلیفہ بناتے ہیں جو زمین میں یقیناً" فساد کرے گا' اور خون ریزی کرے گا' خون بہائے گا۔ اور یقیناً" جو حکمران امن قائم نہیں کرے گا' جو فساد کراتا ہے اور خون بہائے گا۔ وہ حکمرانی کی اہلیت سلب کرجاتا ہے۔ خلافت کا اہم مقصد قیام امن ہے اور اسی لئے ہم ایک شخص کو جو ہماری طرح کا انسان ہوتا ہے۔ اپنا امیر تسلیم کرکے اس بات کو ماننا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے درمیان ظلم کو ختم کراتا ہے' فساد کو ختم کراتا ہے اور امن قائم کرتا ہے اس کا احترام ہم پر فرض ہوجاتا ہے۔ لیکن جو حکمران خود فساد پھیلاتا ہے من یفسد فیھا ویسفک الدماء انسانوں کا خون بہاتا ہے وہ قطعاً" حکومت کرنے کا مستحق نہیں ہے۔ پھر فرشتوں نے آگے اپنی بات' اپنی صلاحیت' اپنے اوصاف اور اپنا استحقاق اس طرح پیش کیا:

نحن نسبح بحمدک ونقدس لک یا اللہ ہم تو تیری تسبیح و تقدیس اور تحمید میں ہمیشہ مصروف

رہے ہیں لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون مایؤمرون جو اللہ تعالی کے کسی امر کا عصیان (نافرمانی) نہیں کرتے اور جو حکم خدا کی طرف سے ہوتا ہے اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ مخلوق یقیناً" خلافت کی اہل ہے۔ اپنا استحقاق اس طرح پیش کیا۔ بڑی اچھی کنویسنگ کی کوشش کی۔ بڑے اچھے انداز میں انہوں نے انتخاب جیتنے کی کوشش کی۔ لیکن یہاں انتخاب کرنے والے تم نہیں تھے' تم تو نعروں کے پیچھے بھاگتے ہو' باتوں میں آجاتے ہو' لیکن یہاں انتخاب کرنے والی خدا کی پاک ذات تھی خدائے تعالی کی حکمتوں کو کون بہتر جان سکتا ہے۔ ومن اصدق من اللہ قیلا اللہ تعالی سے زیادہ سچا قول کے اعتبار سے کون ہو سکتا ہے اللہ تعالی نے ان کی بات سنی اور ان کے مشورے کو مسترد فرمایا اور فرمایا:

انی اعلم مالا تعلمون○ کہ میں جانتا ہوں کہ خلافت کا استحقاق کن صلاحیتوں سے ہوتا' تم کیا جانتے ہو' میں جانتا ہوں۔ اور اللہ تعالی نے ان کے مشورے کو قبول نہیں فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ارادے اور اپنی حکمت کے مطابق پیدا فرمانے کے بعد فرشتوں کے سامنے لاکھڑا کر دیا اور مقابلہ کرایا' عملی مقابلہ۔

اب صلاحیت کا مقابلہ ہونا چاہئے؟ مقابلہ کس طرح کرایا گیا وعلم آدم الاسماء کلھا اللہ تعالی حضرت آدم علیہ السلام کو انسان کی ضرورت کی چیزوں کا علم دیا اور سب کے نام بتائے۔ ضروریات کے مطابق کھانے پینے سے متعلق' زراعت کے متعلق' صنعت کے متعلق اور انسان کی حاجات کے متعلق تمام امور بتادیئے۔ اور فرشتوں کو انسان کی ضروریات اور حاجات کا چونکہ علم نہیں تھا۔ فرشتوں کو اس سے کیا تعلق تھا کہ زراعت کیسے ہو؟ فرشتوں کو یہ کیا معلوم تھا کہ صنعت و حرفت کس طرح ہوتی ہے؟ فرشتے کھانے پکانے کیا جانتے تھے' کیونکہ وہ کھاتے نہیں۔ جن کی اپنی ضرورت نہیں وہ ان ضرورتوں کو کیا جانیں۔ مقابلے میں اللہ تعالی نے فرشتوں سے فرمایا انبونی باسماء ھؤلاء ان کنتم صدقین○ اگر تم سچے ہو اگر تم زمین پر خلافت کرنے اور حکومت کرنے کے مستحق ہو تو آؤ ان چیزوں کے نام بتاؤ؟ اب وہ کیا نام بتاتے' وہ سمجھ گئے کہ ہم امتحان میں ناکام ہو گئے۔ اللہ کی نیک مخلوق تھی' انہیں تو صرف اللہ تعالی کی عبادت آتی تھی۔ انہیں علم تھا تسبیح و تقدیس و تحمید کا' اللہ تعالی کی عبادت کا انہیں یہ علم تھا' یہ مسائل وہ جانتے تھے' لیکن انسانی ضروریات کا انہیں علم نہیں تھا' وہ سمجھ گئے' تو انہوں نے اللہ تعالی سے معافی مانگی۔ قالوا سبحانک لاعلم لنا الا ماعلمتنا انک انت العلیم الحکیم○ ان سب نے کہا کہ تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے' تو ہی بہتر جانتا ہے' اور ہمارے پاس تو ان باتوں کے سوا کوئی علم نہیں جو آپ نے بتائی ہیں۔ بس اتنا ہی علم ہے انت العلیم الحکیم○

تو میرے محترم دوستو! آپ ہی بتائیں کہ کیا فرشتوں کو عبادت کا علم نہیں تھا؟ اگر عبادت کا علم نہیں تھا تو پھر اللہ تعالی کی تسبیح و تقدیس و تحمید کس طرح کرتے تھے؟ وہ اللہ تعالی کے کیسے مقرب بندے تھے؟ وہ اللہ تعالی کے مقرب بندے تھے' سب کچھ عبادات کے طریقے جانتے تھے۔ لیکن خلافت کے لئے معلوم ہوتا ہے کہ صرف عبادات کا علم کافی نہیں۔ جب تک انسان کی ضروریات کا علم اس کے پاس نہ ہو تو اس وقت تک وہ خلافت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ اگر تم انسان کی تکلیف کا ازالہ نہیں کر سکتے' اگر تم انسانوں کے زخموں کے لئے مرہم مہیا نہیں کر سکتے تو کس طرح ان کے پیشوا اور ان کے حکمران بن سکتے ہو؟ کس طرح خلیفہ بن سکتے ہو؟

میرے محترم دوستو! ان آیات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ خلافت کا استحقاق صرف نماز' روزے' حج' زکوۃ کے مسائل جاننے سے نہیں ہوتا' بلکہ زمانے کی ضروریات کا علم بھی نبوت کا علم ہے۔ یہ علوم نبوت ہیں۔ آپ سے میں پوچھتا ہوں کہ آپ یہ دیکھیں کہ بہت سے پیغمبروں کو اللہ تعالی نے صنعت و حرفت کی تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالی نے خود انہیں تعلیم دی۔ حضرت نوح علیہ السلام سے کشتی تیار کروائی' تو کشتی سازی کی صنعت اللہ تعالی نے ان کو سکھائی اور فرمایا واصنع الفلک باعیننا ووحینا کہ کشتی بناؤ' ہماری نگرانی میں بناؤ۔ اور ہمارے حکم سے بناؤ۔ نگرانی بھی اللہ تعالی نے خود کی اس صنعت کی اور قرآن میں اسے صنعت فرمایا واصنع الفلک بناؤ کشتی باعیننا ووحینا ہماری نگرانی میں' ہمارے حکم سے تو معلوم ہوا کہ ایک جلیل القدر پیغمبر ایک نبی مرسل کو کشتی سازی کی صنعت کی تعلیم اللہ تعالی نے خود دی۔ تو کیا یہ علوم نبوت ہے یا نہیں؟ ویصنع الفلک بنارہے تھے کشتی وکلما مر علیہ ملا من قومہ سخروا منہ قالوا ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون○ تو اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کشتی سازی کا فن اللہ تعالی نے خود سکھایا اپنے پیغمبر کو' یہ علوم نبوت میں سے ہے۔ اور آپ دیکھیں حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالی نے ایک صنعت سکھائی۔ اللہ تعالی نے فرمایا وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم کہ ہم نے حضرت داؤد علیہ السلام کو تمہارے لباس بنانے کی صنعت کی تعلیم دی۔ وعلمناہ صنعت کو اپنی طرف منسوب کیا کہ ہم نے سکھائی ہے ان کو۔ وہ زرہیں بناتے تھے۔

(باقی آئندہ)

ایسا بھی ہوتا ہے؟

غیور نوجوان منیر حسین نے قادیانی افسر کو کھری کھری سنا دیں‘ قادیانی افسر نے کہا کیا آپ قادیانی نہیں؟ منیر حسین: میں قادیانیوں پر لعنت بھیجتا ہوں

وہ نوکری کی تلاش میں اس طرح پھرتا رہا‘ جیسے ابن بطوطہ سیاحت کے شوق میں۔ پاکستان میں شاید ہی کوئی محکمہ ایسا ہو‘ جہاں اس نے نوکری کے لئے درخواست نہ دی ہو۔ اس نے نوکری کے لئے جو درخواستیں دی تھیں‘ اگر ان درخواستوں کو اکٹھا کیا جاتا تو درخواستوں کا مجموعی وزن اس کے اپنے وزن سے زیادہ ہوتا۔ نوکری کی تلاش میں اس کے جوتے اور دماغ دونوں گھس چکے تھے اور اس کی سوچ پٹ چکی تھی۔ جہاں نوکری کا اشتہار آتا‘ وہ نوکری کے پیچھے یوں بھاگتا‘ جیسے بلی چوہے کے پیچھے بھاگتی ہے لیکن ہمیشہ نوکری کا چوہا اسے جل دے کر بھاگ جاتا تھا۔ نوکری کی نیلم پری تک پہنچنے کے لئے اس کے پاس رشوت اور سفارش کے طلسماتی چراغ نہیں تھے۔ وہ نوکری کی درخواست دینے کے بعد نوکری کا انتظار یوں کرتا‘ جیسے کوئی مشرقی شاعر اپنے محبوب کا کرتا ہے۔ نوکری کے انگور اونچے ہونے کے باوجود وہ لومڑی کی طرح انگوروں پر جھپٹتا رہا لیکن باربار کی ناکامی کے باوجود اس نے کبھی بھی انگوروں کو کھٹا نہ کہا۔

ایک دن اس نے اشتہار پڑھا کہ واپڈا میں اسسٹنٹ کی اسامیاں خالی ہیں۔ اس نے جھٹ درخواست لکھی اور درخواست دینے کیلئے چل پڑا۔ راستے میں اسے اس کا بے تکلف دوست مقبول ملا‘ جو اس کا کلاس فیلو بھی تھا اور ایک بنک میں ملازم تھا۔ اس نے اسؔ سے پوچھا کہ "منیر حسین کہاں جارہے ہو" اس نے جواب دیا کہ "نوکری کیلئے واپڈا میں درخواست دینے جارہا ہوں" اس کے دوست مقبول نے بھی اخبار میں وہ اشتہار پڑھا تھا۔ اس نے اس سے کہا کہ "درخواست دینے کے بعد شام کو میرے گھر آنا۔ میں نے تم سے ایک انتہائی ضروری بات کرنی ہے"۔ وہ شام کو مقبول کے گھر پہنچ گیا۔ مقبول نے اسے کہا کہ "تمہیں پیشگی مبارک ہو کہ تمہیں نوکری مل چکی ہے"۔

طاہر رزاق......لاہور

"کیسے؟" منیر حسین نے حیرت سے پوچھا۔

"یہ میں تمہیں کل بتاؤں گا"۔ مقبول نے رازدارانہ انداز میں کہا۔

مقبول نے پھر چیلنج کے انداز میں زور سے کہا کہ "اگر تمہیں نوکری نہ ملی تو میرا گریبان اور تمہارا ہاتھ ہوگا"۔ اس کے ساتھ ہی مقبول اپنے ڈرائنگ روم سے اٹھا اور گھر کے اندر چلا گیا۔ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں مٹھائی کی ایک پلیٹ تھی۔ اس نے منیر حسین سے کہا کہ "میری طرف سے ابھی منہ میٹھا کرلو"۔ منیر حسین اس سے حیرت سے پوچھتا رہ گیا لیکن مقبول نے نہ بتایا۔ وہ صرف یہ کہتا رہا کہ "ایک بہت بڑا راز ہے اور میں تمہیں ابھی نہیں بتا سکتا۔ ہاں جس دن تمہارا انٹرویو ہوگا‘ اس سے ایک دن قبل تم میرے پاس ضرور آنا۔ میں تمہیں ساری بات تفصیل سے بتادوں گا"۔ اس کے بعد مقبول نے زبردستی مٹھائی کھلا دی۔ مٹھائی کی لذت اور خوشبو اس کے دل میں اتر اتر کر اسے بتا رہی تھی کہ "تمہاری نوکری پکی ہو چکی ہے۔ اب تم گھوڑے بیچ کر سو جاؤ"۔

اس بات کو تھوڑے دن ہی بیتے تھے کہ اسے انٹرویو کے لئے کال آگئی اور وہ انٹرویو کی تاریخ کا یوں انتظار کرنے لگا‘ جیسے ماں سکول سے لیٹ ہوئے بچے کا انتظار کرتی ہے۔ خدا خدا کرکے وہ دن آیا‘ جس صبح اس کا انٹرویو تھا۔ وہ شام کو اپنے دوست مقبول کے گھر اس تیزی سے پہنچا‘ جیسے وہ F-16 ہو۔ اس نے مقبول کے گھر کی گھنٹی بجائی۔ مقبول مسکراتا ہوا باہر آیا اور اسے گلے سے لگایا۔ اسے ڈرائنگ میں بٹھایا۔ مقبول نے آہستہ سے کہا:

"میرے پیارے دوست! میری گفتگو اس خاموشی سے سنو‘ جس طرح رات کا سناٹا ستاروں کی گفتگو کو سنتا ہے اور میری گفتگو کا ایک ایک جملہ اپنے ذہن میں محفوظ کرتے جاؤ۔ کل جہاں تمہیں انٹرویو کیلئے جانا ہے‘ وہاں کا ڈائریکٹر‘ جس نے آدمی بھرتی کرنے ہیں‘ وہ قادیانی ہے۔ اس کا رنگ سیاہی مائل اور چہرے کے نقوش اس طرح کے ہیں‘ جب تم انٹرویو کیلئے کمرے میں داخل ہونا تو سب سے پہلے میری بتائی ہوئی نشانیوں کے مطابق اس ڈائریکٹر کو پہچان لینا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک خوبصورت مسکراہٹ اس ڈائریکٹر

کی طرف دیکھتا تاکہ وہ تمہاری جانب متوجہ ہوسکے۔ قادیانیوں کی ایک مخصوص نشانی ان کی ایک مخصوص انگوٹھی ہوتی ہے جس پر "الیس اللہ بکاف عبدہ" لکھا ہوتا ہے۔ تم وہ انگوٹھی ہاتھ میں پہن کر جانا۔ جب سوال جواب کا سلسلہ شروع ہو تو جتنے سوالوں کے جواب آتے ہوں دیتے جانا لیکن اپنی انگوٹھی ڈائریکٹر کے سامنے کرکے گھماتے رہنا۔ انٹرویو کے بعد جب وہاں سے اٹھوگے تو پھر ایک لطیف سی مسکراہٹ ڈائریکٹر کی طرف دیکھنا... بس تمہاری نوکری پکی"۔

لیکن یار مقبول! میں یہ انگوٹھی کہاں سے لاؤں؟ منیر حسین نے پوچھا۔

"تو پیارے یہ کام بھی میں کر آیا ہوں"۔ مقبول نے انگوٹھی جیب سے نکال کر منیر حسین کو دکھاتے ہوئے کہا۔

منیر حسین بہت خوش ہوا اور وہ مقبول کا شکریہ ادا کرتے ہوئے گھر کی طرف چل پڑا۔ گھر جاتے ہی وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اندر سے دروازہ بند کرکے آئینے کے سامنے کھڑا ہوگیا اور اپنے عمل کی ریہرسل کرنے لگا۔ اس نے سب سے پہلے آئینے میں دیکھتے ہوئے ایک مسکراہٹ پھینکی۔ گویا ڈائریکٹر آئینے میں بیٹھا ہے۔ پھر وہ تصور میں ڈائریکٹر کے سامنے بیٹھا سوال وجواب کے ساتھ انگوٹھی گھمانے کی مشق کرتا رہا۔ کبھی وہ انٹرویو کے کمرے میں داخل ہونے کی ریہرسل کرتا، کبھی کمرے سے باہر نکلنے کی۔ کبھی مسکرانے کی اور کبھی انگوٹھی گھمانے کی اور پھر سارے کام کرنے کے بعد وہ کھلکھلا کر ہنس پڑتا۔

آخر خدا خدا کرکے صبح ہوئی۔ اس نے خوبصورت کپڑے پہنے اور انٹرویو کیلئے روانہ ہوگیا۔ دفتر میں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ وہاں سینکڑوں امیدواروں کا ہجوم تھا۔ امیدواروں کا اتنا بڑا مجمع دیکھ کر وہ مایوس ہوگیا لیکن انگوٹھی کو دیکھ کر مسکرا پڑا۔ انٹرویو شروع ہوا تو وہ اپنی باری کا یوں انتظار کرنے لگا، ڈائریکٹر کے کمرے کے باہر لائن میں لگے مریض اپنی باری کا انتظار کرتے ہیں...

جب اس کی باری آئی تو اس کا نام پکارا گیا... وہ پھرتی سے کمرے میں داخل ہوگیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی سیدھی اس کی نظر ڈائریکٹر پر پڑی، جسے اس نے مقبول کی بتائی ہوئی نشانیوں کی مدد سے پہلی ہی نظر میں پہچان لیا۔ ڈائریکٹر کے ساتھ انٹرویو پینل میں دوسرے بھی افسران بیٹھے تھے۔ اس نے جاتے ہی ڈائریکٹر کی طرف ایک خوبصورت سی مسکراہٹ پھینکی۔ سوال جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ جواب دینے سے قبل اس نے اپنا ہاتھ ڈائریکٹر کے عین سامنے رکھا اور ہاتھ کی انگلی ڈائریکٹر کے عین سامنے رکھتے ہوئے اس کو گھمانا شروع کردیا۔ ڈائریکٹر بار بار ترچھی نگاہوں سے انگوٹھی کو دیکھ رہا تھا۔ انٹرویو پینل میں شامل افسران میں سے ڈائریکٹر نے اس سے سب سے آسان سوال پوچھے۔ جب وہ سوال جواب کی نشست سے فارغ ہوچکا تو باہر جاتے ہوئے اس نے ڈائریکٹر کی طرف دیکھتے ہوئے ہلکی سی مسکراہٹ دی۔ جواباً" ڈائریکٹر کی طرف سے بھی مسکراہٹ کا تبادلہ ہوا تو اندر سینے میں بیٹھا دل پکار رہا تھا کہ "چل میاں منیر حسین! تیرا کام پکا ہوا"۔ وہ بے حد خوش تھا کہ وہ اپنی مہم میں کامیاب رہا ہے اور اس نے غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

وہ روزانہ گھر کے دروازے پر کھڑا ہوکر ڈاکیے کا یوں انتظار کرتا، جیسے مجنوں لیلیٰ کا انتظار کرتا تھا۔ ایک سہ پہر ڈاکیہ آیا اور خط پھینک کر چلا گیا لیکن وہ تو اس وقت خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا۔ جب وہ نیند سے بیدار ہوا تو اس نے دیکھا کہ ڈاکیے کے آنے کا وقت گزر چکا ہے لیکن پھر بھی اس نے سوچا کہ باہر دیکھ ہی لیتے ہیں۔ جونہی وہ باہر نکلنے لگا تو باہر والے دروازے کے پیچھے اس کو ایک لفافہ پڑا نظر آیا۔ وہ چیتے کی پھرتی سے لفافے پر جھپٹا۔ جب لفافہ کھولا تو خوشی سے اس کا دل دھک دھک کا میوزک بجانے لگا اور اس کی آنکھوں کی پتلیاں بریک ڈانس کرنے لگیں... وہ اسسٹنٹ بھرتی ہوچکا تھا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا، اس لیے وہ بار بار لیٹر کو پڑھ رہا تھا۔ منیر حسین خوشی سے دوستوں اور محلے داروں میں مٹھائی تقسیم کر رہا تھا۔ محلے دار بھی حیران تھے کہ یہ فرد کیسے ہوئے شیر لے آیا ہے؟ مٹھائی بانٹنے کے بعد وہ بھاگم بھاگا اپنے دوست کے گھر گیا اور جاتے ہی اس کے گلے کا ہار بن گیا۔ دونوں نے کامیابی پر جی بھر کے قہقہے لگائے۔ اگلے دن منیر حسین اپنی ڈیوٹی پر حاضر تھا۔ اس کی کرسی میز اس کا انتظار کر رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ انتظار کی گھڑیوں کا خاتمہ کرکے کرسی پر جلوہ افروز تھا۔ وہ اس اتفاق پر بڑا حیران اور خوش تھا۔ جلد ہی وہ دفتر کے ماحول میں رچ بس گیا۔ ہنس مکھ اور مزاحیہ طبیعت ہونے کی وجہ سے چند دنوں دفتر میں اس کے سینکڑوں دوست بن چکے تھے۔

مہینے کے بعد جو پہلی تاریخ آئی تو وہ بہت پر مسرت تھا، آج اسے تنخواہ ملنی ہے۔ تقریباً" بارہ بجے اس نے تنخواہ وصول کی اور نوٹوں کو اچھی طرح گن کے حفاظت سے شلوار کی اندر والی جیب میں رکھ لیا جیسے کوئی مصور اپنے شہ پاروں کی حفاظت کرتا ہے۔ گھڑی نے ٹن کرکے ایک بجایا ہی تھا کہ مذکورہ بالا ڈائریکٹر کا چپڑاسی اس کے پاس آیا اور اسے کہا کہ صاحب یاد کر رہے ہیں۔ اس نے اپنا لباس درست کیا، بالوں میں کنگھا کیا اور ڈائریکٹر کے کمرے کی طرف چل پڑا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس نے ڈائریکٹر کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ جواب میں ڈائریکٹر بھی مسکرا دیا۔ ڈائریکٹر اپنی سیٹ سے اٹھا اور اس سے مصافحہ کرتے ہوئے سینے سے لگایا اور پھر اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ جھٹ سے کرسی پر براجمان ہوگیا۔

"نوکری مبارک ہو"۔ ڈائریکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ آپ کی بدولت ہوا ہے"۔ منیر حسین نے جواب دیا۔

"پہلی تنخواہ مبارک ہو"۔

"آپ ہی تمام مبارک بادوں کے مستحق ہیں"۔

"دفتر میں دل لگ گیا؟"

"جی ہاں! سب بہت اچھے لوگ ہیں"۔

پھر ڈائریکٹر نے کہا:

"میں نے آپ کا تعارف اس دفتر میں تعینات اپنی جماعت کے لوگوں سے کرانا تھا لیکن مصروفیات کی وجہ سے نہ کرواسکا۔ ہم جماعت کے تمام لوگ مہینے میں ایک دن کسی دوست کے گھر اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک زبردست میٹنگ کرتے ہیں جس میں دفتر کی صورت حال پر تفصیلی غور کیا جاتا ہے۔ آپ کو بھی آئندہ میٹنگ میں ضرور بلائیں گے۔ شاید آپ کو معلوم ہوگا کہ اس دفتر میں ملازم اپنی جماعت کا ہر فرد اپنی تنخواہ کا ایک حصہ مختص کرکے بطور چندہ برائے جماعت مجھے دیتا ہے اور میں وہ ساری رقم اکٹھی کرکے ربوہ بھیج دیتا ہوں۔ خلیفہ صاحب میری کارکردگی سے بہت خوش ہیں اور میرے پاس ان کے تعریفی خطوط موجود ہیں"۔

پھر ڈائریکٹر نے مسکراتے ہوئے منیر حسین سے کہا:

"لائیے آپ بھی حضرت مسیح موعود کی جماعت کیلئے چندہ دیجئے"۔

"کون سے حضرت مسیح موعود؟" منیر حسین نے پوچھا۔

"بھئی حضرت مسیح موعود مرزاغلام احمد قادیانی صاحب"۔ ڈائریکٹر نے کہا۔

"ہم اس جھوٹے پر لعنت بھیجتے ہیں"۔

"کیا کہا آپ نے!"۔

"درست کہا میں نے"۔

"کیا آپ ہوش میں ہیں؟"

"جی ہاں! میں ہوش میں ہوں اور ایمان کی بہترین حالت میں ہوں"۔

"کیا آپ قادیانی نہیں ہیں؟"

"میں قادیانیوں پر لعنت بھیجتا ہوں"۔

"تم نے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے"۔

"تم نے اللہ، رسول، قرآن اور ملت اسلامیہ کے ساتھ دھوکا کیا ہے"۔

"میں ابھی تمہارا بندوبست کرتا ہوں"۔

"تم میرا بندو بست کیا کروگے۔ اب تمہارا بندوبست میں کروں گا"۔

جوش میں آیا ہوا منیر حسین اپنی گرج دار آواز میں کہنے لگا:

"میں اس ادارے میں تمہاری سازشوں کو طشت از بام کروں گا... تمہارے چہروں کو بے نقاب کروں گا... تمہارے پوشیدہ جرائم کو بے نقاب کروں گا... اس ادارے میں پھیلائے ہوئے تمہارے جال کے ایک ایک دھاگے کو توڑ دوں گا... یہ ملک ہمارا ہے... اسے ہمارے اسلاف نے خون اور آگ کا سمندر عبور کرکے حاصل کیا تھا... اس کی فضاؤں میں ہمارے شہیدوں کے خون کی خوشبو رچی بسی ہے... یہ ملک ہمارے آقا محمد عربیؐ کے نام پر بنا تھا... اس ملک کے ہم وارث ہیں... اس کے سارے وسائل ہمارے لیے ہیں... تم امت اسلامیہ کے غدار ہو... تم انگریزوں کے ٹاؤٹ ہو... تم امریکہ کے جاسوس ہو... تم بھارت کے کارندے ہو... تم اسرائیل کے ایجنٹ ہو... تم برطانیہ کی پیداوار ہو... تم نے ایک گھناؤنی سازش کے تحت اس ملک کی کلیدی آسامیوں پر قبضہ کیا ہے... اس کے بعد اپنی قوم کے رذیل افراد کو مختلف اداروں میں بھرتے رہے اور پھر پاکستان پر حکومت کرنے کے خواب دیکھتے رہے.... میں اس دفتر میں تمہاری آنکھوں میں کانٹا بن کے اور دل میں انگارہ بن کے رہوں گا"۔

پھر منیر حسین غصے میں بولتا ہوا جوتے تڑاخ تڑاخ زمین پر مارتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا.... اور ڈائریکٹر یوں محسوس کر رہا تھا جیسے یہ جوتے تڑاخ تڑاخ اس کے سر پر پڑ رہے ہیں.....!!!

قادیانیت کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا جائے گا

کوئٹہ (پ ر) ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بلوچستان کے اطلاعات و نشریات سیکریٹری حافظ محمد انور مندوخیل کے دفتر ختم نبوت میں آنے والے کالج کے ساتھیوں سے ملاقات میں کہا۔ حافظ صاحب نے ساتھیوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتابوں میں واضح طور پر لکھتا ہے کہ ہم انگریز کے خودکاشتہ پودے ہیں اور ایک جگہ انگریز کو اپنے لئے اور اپنے ماننے والوں کے لئے سایہ رحمت کہتا ہے۔ حافظ صاحب نے مزید کہا کہ قادیانیوں کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے پوری دنیا میں تعاقب کیا ہے اور کررہی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما خالص عقیدہ ختم نبوت کی محبت سے سرشار ہوکر ختم نبوت کا کام کررہے ہیں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ ہر جگہ کامیابی سے ہمکنار کرتے ہیں۔ حافظ صاحب نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیں۔

قادیانی ملک و ملت کے غدار

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

آج کل بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزائی مذہبی ٹولہ ہے' بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزائی ایک سیاسی ٹولہ ہے' بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزائی صرف اور صرف ایک تخریب کار ٹولہ ہے یہ رائے ہماری بھی ہے کہ مرزائی صرف اور صرف ایک تخریب کار ٹولہ ہے۔ اس پر ہم شاعر مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم کا قول پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ اقبال صاحب ؒ نے فرمایا "مرزائی ملک اور اسلام دونوں کے غدار ہیں" یہ بات سو فیصد صحیح ہے کہ مرزائی نہ تو ملک کے وفادار ہیں نہ اسلام کے وفادار ہیں اس بات کو ہم انشاء اللہ العزیز مختصر طور پر دلائل سے ثابت کریں گے یہ بات ہم جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ خود دعویٰ نبوت کیا نہ کرتا تھا بلکہ انگریز کے کہنے کے مطابق اس نے تمام کارروائی کی اسی وجہ سے حضرت مولانا ظفر علی خان نے مرزائیوں کے متعلق فرمایا

یہ نبوت بخشی اسی کو انگریز نے
یہ پودا اسی کا ہے' خود کاشتہ

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزائیوں نے ہمیشہ ملک کے خلاف کام کیا اور کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔ اسی لئے مناسب یہی ہوگا کہ ہم پہلے ان کا سیاسی تجزیہ کریں اور وہ بھی ان سے گرو کی کتابوں سے آیئے سنئے پڑھئے غور و فکر کیجئے

مرزا غلام احمق بحیثیت غلام فرنگ

غلام فرنگی نے اپنی مشہور کتاب ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ "ہم پر اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہوگیا ہے کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گزار رہیں" اس حوالہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا غلام احمق کو صرف اور صرف حکومت برطانیہ کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑا کیا گیا۔

مرزا غلام فرنگ:

ایک دوسری جگہ اسی کتاب ازالہ اوہام میں

مرزا غلام فرنگ لکھتا ہے جو کچھ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے ماتحت ہیں اشاعت حق لاسکتے ہیں یہ خدمت ہم مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی ہرگز بجا نہیں لاسکتے۔ آج ہم مرزا کی روح کو دوزخ میں چیلنج کرتے ہیں کہ قیامت تک تیری اولاد سرزمین مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہوگی اب ہم انشاء اللہ العزیز سرزمین پاکستان سے بھی قادیانیوں کو نکالیں گے۔ (انشاء اللہ)

مرزا انگریز کا تعویز ہے:

مرزا نے لکھا ہے کہ میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویز کے ہوں جو آفتوں سے بچائے مرزا کی مشہور کتاب "تذکرہ" جب مرزا حکومت برطانیہ کا ایک تعویز ہے مطلب یہ ہے کہ مرزا ہے تو حکومت برطانیہ ہے حکومت برطانیہ ہے تو مرزا ہے کیونکہ تعویز تو ایک ہی آدمی کے لئے ہوتا ہے جس کے لئے بنایا جاتا ہے گویا کہ مرزا اور حکومت برطانیہ لازم ملزوم ہیں

انگریز کے شکر گزار ہیں:

مرزا نے خود اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں لکھا ہے کہ "اس تمام تمہید کا مدعا یہ ہے کہ گورنمنٹ کو یاد رہے کہ ہم تہ دل سے اس کے شکر گزار ہیں اور ہمہ تن اس کی خیر خواہی میں مصروف ہیں"

دلائل اربع چار گواہ:

کسی مقدمہ کو ثابت کرنے کے لئے چار گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہم نے خود مرزا کی قلم سے ایسے چار گواہ پیش کئے ہیں جن کی تردید نہ مرزا کر سکتا ہے اور نہ اس کی اولاد ان چار گواہوں نے اس بات کو واضح کردیا ہے کہ مرزا انگریز کا خاص آدمی تھا اور انگریز ہی کے کہنے پر نبوت کا دعویٰ بھی کیا تھا۔

ملک کے غدار مرزائی عیار:

اب ہم اس طرف آتے ہیں کہ مرزائی جماعت ملک پاکستان کی اصلی دشمن ہے آیئے سنئے مرزا قادیانی کا لڑکا محمود احمد خلیفہ قادیان نے ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء میں ایک بیان اخبار الفضل کو دیا تھا جس میں اس نے ملک کی خوب مخالفت کی وہ کہتا ہے "میں قبل ازیں بتا چکا ہوں اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی

منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں" (بحوالہ عجمی اسرائیل شورش کاشمیریؒ) یہ کسی معمولی آدمی کا بیان نہیں بلکہ مرزا قادیانی کے فرزند ارجمند مرزا محمود احمد کا بیان ہے جس میں اس نے صاف اعلان کیا بلکہ ہم ملک پاکستان کو کبھی بھی قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی ہم نے قبول کیا ہے جب ہمیں موقعہ ملا تو ہم ملک کو توڑ دیں گے آج تک مرزائی ایسی کوشش کرتے ہیں کہ ملک کو کسی نہ کسی صورت میں نقصان پہنچایا جائے کیا ہی خوب لکھا ہے شورش کاشمیریؒ نے اس زمانہ میں جب کہ انسان عالمی ہو گیا اور سیاست بین الاقوامی ہو گئی ہے ایک دوسرے پر انحصار کے تحت مغربی استعمار کی بدولت پاکستان کو عجمی اسرائیل میں منتقل کرنا چاہئے اور افریقہ میں بحیرۃ العرب کے خلاف قادیانی اسلام کا استعماری میل بنانا چاہتے ہیں قادیانیوں کا سیاسی روپ اسی صورت میں معلوم ہو سکتا ہے اور سمجھ میں آسکتا ہے جس صورت میں کہ ہم اس کی تاریخ ماخذ اور اس کی عمومی رفتار سے واقف ہوں (عجمی اسرائیل شورش کاشمیریؒ) سی آئی ڈی کے مطابق شورش صاحبؒ نے خوب لکھا ہے چنانچہ لکھتے ہیں "پنجاب میں سی آئی ڈی کا محکمہ برطانوی حکومت کے لئے ریڑھ کی ہڈی رہا اس محکمہ کے لئے مرزائی افسروں نے برطانوی استعمار کی جو خدمات انجام دیں وہ کوئی انگریز افسر بھی انجام نہ دے سکتا تھا"۔ شورش صاحبؒ نے کتنی قیمتی بات لکھی ہے کہ سی آئی ڈی کا محکمہ بھی ملک کے مفادات کے خلاف کام کرتا رہا ہے جبکہ ان کی سرپرستی بھی قادیانی افسر کرتے ہیں جتنا کام سی آئی ڈی نے قادیانی افسروں کی وجہ سے کیا شاید اتنا کام انگریز خود بھی نہ کر سکتے"۔

ملک کو دو حصوں میں تقسیم قادیانیوں نے کیا ہے مشرقی پاکستان کو الگ کرنے میں اہم کردار ایم ایم احمد نے سرانجام دیا ہے چنانچہ شورش صاحب نے لکھا ہے کہ قادیانی عقلانے وہ سب کچھ کیا جو اس کے لئے ضروری تھا انہوں نے مشرقی پاکستان کے لئے شکایات کو جنم دیا پھر پروان چڑھایا ایم ایم احمد نے حکومت پاکستان سے فنانس سیکرٹری مالی مشیر اور منصوبہ بندی کو اتنا بے بس اور بیزار کر دیا کہ... علیحدگی کی تحریک میں ڈھل گئی مشرقی پاکستان کے مصیبت زدگان کو سرکاری امداد سے محروم رکھا اور اس کے مسئول ایم ایم احمد تھے" (عجمی اسرائیل مصنف شورش کاشمیری) بنگلہ دیش کو علیحدہ کرنے والا اگر کوئی آدمی ہے تو وہ ایم ایم احمد مرزائی جماعت کا صف اول کا آدمی

ہے ملک کو دو حصوں میں تقسیم کرنے والے قادیانی ہیں اس لئے ان کی گرفت کی جائے اگر اسی حالت میں چھوڑ دیا جائے گا تو ملک کو اور بھی نقصان پہنچائیں گے مرزائیوں نے ہمیشہ ملک کو نقصان پہنچانے کے لئے کام کیا ہے وزیر اعظم جناب لیاقت علی خان مرحوم کو جب چوہدری ظفر اللہ بد بخت کی چالاکیوں کا پتہ چلا تو ان کا پروگرام تھا کہ چوہدری ظفرو کو وزارت سے علیحدہ کر دیا جائے گا چوہدری ظفرو نے اپنے متبنی کنزی نامی جرمن کے ہاتھوں سے شہید کروا دیا لیاقت علی خان کا قاتل اب بھی زندہ موجود ہے مشرقی جرمنی میں اپنی زندگی کے لحات بسر کر رہا ہے بحوالہ (ملک کو ملت کے دشمن قادیانی) مضمون نگار محمد سلیم ساقی لیاقت علی خان چونکہ ایک مذہبی قسم کا آدمی تھا موصوف کے قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے ساتھ تعلقات تھے چوہدری ظفرو نے اپنی وزارت کے لئے ایک عظیم الشان ہستی کو قتل کروا دیا۔

۱۹۶۵ء میں یہ عام آرڈر تھا کہ بلیک آؤٹ کیا جائے حکومت یہ چاہتی کہ اب بتیاں روشن نہ کی جائیں اس کے خلاف ربوہ میں بتیاں روشن رہیں اور حکومت نے تنگ آکر ربوہ کا بجلی کنکشن کاٹ دیا مرزائی یہ چاہتے تھے کہ سرگودھا پر بمباری کی جائے اس منصوبہ کو حکومت نے بجلی کاٹ کر ناکام بنا دیا۔

بہشتی مقبرہ میں امانتاً" دفن کرنا ملک کے ساتھ غداری ہے۔

ملک پاکستان کے ساتھ مرزائیوں کی بغاوت کا اس بات سے اندازہ لگائیں کہ مرزائی اپنے مردوں کو بھی امانتاً" بہشتی مقبرہ جو ربوہ میں بنایا ہے دفن کرتے ہیں ان کے گرو کی قبر پر بورڈ پر لکھا ہوا ہے جب بھی موقع ملے میرے تابوت کو قادیان میں لے جانا مرزائیوں کی یہ خواہش ہے کہ ہندوستان پاکستان پر حملہ کرے اور ہم بھی ملک پاکستان کے خلاف لڑیں یہاں ہم ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا بیان نقل کرنا بہت ہی ضروری سمجھتے ہیں ڈاکٹر صاحب نے انکشاف کیا ہے کہ قادیانی ہمارے ایٹمی پلانٹ کے راز اسرائیل کو پہنچا رہے ہیں تاکہ وہ عراق کے ایٹمی پلانٹ کی طرح ہمارے ایٹمی پلانٹ کو بھی بم سے اڑا دیں ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کا بیان سو فیصد حقیقت پر مبنی ہے کیونکہ مرزائی مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں اور پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے قادیانی یہ نہیں چاہتے کہ ملک پاکستان آباد ہو ہر حال میں اس کو ناکام بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور موقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔

باقی آئندہ

وقار احمد آس، اٹک

نعت رسول مقبول ﷺ

دل کو ملا قرار، تمہارے ہی نام سے
گلشن میں ہے بہار، تمہارے ہی نام سے

قائم تمہارے دم سے دنیا کا یہ نظام
ہم سب کا ہے وقار، تمہارے ہی نام سے

علم و ادب کی محفلیں سب ہیں تمہارے نام
شعروں پہ ہے نکھار، تمہارے ہی نام سے

جب بھی تمہارا ذکر ہو دل کو سکوں ملے
یہ دل ہے کامگار، تمہارے ہی نام سے

سارے جہاں کی رونقیں تجھ پہ نثار ہوں
ہستی ہے پروقار، تمہارے ہی نام سے

ردقادیانیت و ردعیسائیت پر علماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے ردقادیانیت اور ردعیسائیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

○ شوال سے ایک کلاس جاری کی گئی تھی جس میں چار علماء کرام نے حصہ لیا۔ اب یہ کلاس ۲۵ ذی الحجہ کو اختتام پذیر ہو رہی ہے چاروں علماء کرام کو عالمی مجلس کے شعبہ تبلیغ میں بطور مبلغ کے تقرر کیا گیا ہے۔

○ اب نئی کلاس جاری کرنے کا ارادہ ہے، جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوادیں۔

○ کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا سند یافتہ ہونا ضروری ہے۔

○ ان حضرات کو قیام و خوراک کے علاوہ نقد آٹھ سو روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔

○ امتحان پاس کرنے والے حضرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ میں بطور مبلغ کے بھی رکھا جاسکتا ہے۔

○ جملہ خواہش مند رفقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست بھجوادیں، اور سندات ہمراہ لف کریں۔

درخواست و رابطہ کے لئے

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

REGD. NO. SS 161

بارہویں عالمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام

سالانہ

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۹۷ء بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم
صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے بروز اتوار

زیرِ سرپرستی حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • قادیانیت کے عقائد و عزائم

مسئلہ جہاد • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن۔ ایس ڈبلیو 9 ۹ ایچ زیڈ یو کے
071-7378199